۴۲۸۸

تیرے نور کے جلال کی تجلّی جب کسی شیطان پہ چمکتی ہے،
تاب نہ لاتے ہوئے جل کر راکھ بن جاتا ہے۔
کسی اور طرح نہ کوئی اسے ہرا سکتا ہے نہ مٹا
شیطان نے اس کو مان لیا

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُو الفَضۡلِ العَظِيۡم

۴۲۸۹

گفتار جب کردار کا زِرہ بکتر پہن کر میدان میں
آتی ہے، تلوار کو مات کر دیتی ہے۔
ماشاءاللہ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُو الفَضۡلِ العَظِيۡم

۴۲۹۰

تیری تصویر کا تصوّر - اے شہزادۂ کونین !
میرے دل کی دُنیا میں ہمیشہ زندہ اور قائم رہتا ہے
جب یاد آتی ہے، رو لیتے ہیں -
تیرے زخم میرے دل میں ہر وقت تازہ اور خوں فشار
رہتے ہیں -
کبھی مندمل نہیں ہوتے -
گویا کل کی بات نہیں - آج کی ہے
تیرے گلستانِ عقیدت کے پھول سدا بہار رہتے ہیں
خزاں سے نابلد
جب چاہا جھولی بھر لی !

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۹۱

بندے اللہ کی قدر نہیں کرتے ....
وہ قدر تو بالکل ہی نہیں کرتے جس کا کہ وہ مستحق ہے ....
حالاں کہ دُنیا و آخرت کے تمام درجات قدر ہی کی بدولت عنایت ہوتے ہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۹۲

بندے اللہ کا ذکر نہیں کرتے۔ شکر نہیں کرتے اور فکر نہیں کرتے اور بالکل نہیں کرتے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۹۳

ان تینوں کا ایک دوسرے سے چولی دامن کا ساتھ ہے
جو ذکر کرتا ہے اللہ اسے شکر کی توفیق بخشتا ہے
اور ذکر و شکر ہی کی بدولت فکر عنایت ہوتا ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیم

۴۲۹۴

شکر کی قدر ہر فیض کا منبع ہے۔ ماشاء اللہ
یَاحَیُّ یَاقَیُّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیم

۲۹۵

جو بندہ اپنی نسبت کی ناموس کی قدر نہیں کرتا
اپنے منصب کے اکرام کی قدر نہیں کرتا۔
صحت کی قدر نہیں کرتا اور اپنے فن کی قدر
نہیں کرتا۔ فراغت کی قدر نہیں کرتا — اور
اپنے محسن کی قدر نہیں کرتا
گویا
اللہ کی بھی قدر نہیں کرتا۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيم

۴۲۹۶

اللہ کی قدر کر ۔ کما حقّہٗ قدر کر
اور قدر ہی کی بدولت خود آرائی کے تمام درجات
منصۂ شہود پہ جلوہ افروز ہوتے ہیں ۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۲۹۷

اِنسان کے وجود میں شیطان کا وجود رگ رگ میں موجود رہتا ہے۔
ہر قول و فعل میں کوئی نہ کوئی جزو قائم رکھتا ہے۔

خیرات میں بھی موجود رہتا ہے
صدقات میں بھی

حسنات میں بھی
عبادات میں بھی

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۲۹۸

تیرے عمل کا جلال
شیطان کو جلا دے
اور
جمال کا نُور، اُجڑے ہوئے
دِلوں کو بسا دے
یَا حَيُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيمِ

۴۲۹۹

کمالات

تیری زندگی کا کمال ہی تیرا کمال ہے
جو دم تیرے ذِکر میں گزرا کمال ہے
شُکر میں گزرا وہ بھی کمال ہے
فکر میں گزرا کمالِ کمال ہے

باقی خرافات

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوا الفَضلِ العَظِیم

۴۳۰۰

فکر تیری زندگی کے پودے کا پھل ہے
اور پھل ہی سے زندگی زندہ ہے

کھٹّے پھل
نہ کھانے کے قابل ہوتے ہیں نہ منڈی میں
لے جانے کے
او ر تھوک دیے جاتے ہیں

لذیذ و شیریں پھل ہر منڈی میں مقبولِ عام ہوتا ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۰

بعض پھل منڈیوں میں ناپید ہوتے ہیں، کسی باغ میں نہیں ملتے۔ کہیں کہیں کسی پہاڑ کی بلند و بالا چوٹیوں کے ارد گرد جنگل میں ہوتے ہیں۔

نہ میٹھے ہوتے ہیں، نہ کھٹے، نہ خوش رنگ ہوتے ہیں نہ بے رنگ۔

انہیں ایک بار کھا کر پھر کھانے کی حاجت نہیں رہتی۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضۡلِ العَظِیۡم

۴۳۰۲

چاند کی چاندنی سے پھلوں میں رس پیدا ہوتے ہیں

اور

بدر التّمام

کی روشنی سے مٹھاس

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ بَدْرِ التَّمَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ نُوْرِ الظَّلَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ الشَّفِیْعِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَنَامِ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۳۰۴

دنیائے داستان میں
ذکر و شکر و فکر ہی کی داستانیں ہوتی ہیں

تیری گزری ہوئی داستانوں میں چند قابلِ ذکر
داستانیں زندہ ہیں۔
اسی کی رٹ لگائے جا رہے ہو
سوچنے کا نام تک نہیں لیتے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۰۴

نافع الخلق ایجادات فکر ہی سے پیدا ہوئیں

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۰۵

علم و حکمت اور عشق و رقت کی دنیا میں
تیری داستان
کوئی بھی داستان کسی سے کم نہ ہو یاحیُّ یاقیُّومُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۰۶

معصوم اپنی معصومیّت کا وکیل ہوتا ہے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۳۰۷

جُرم جب معصوم کو بے گناہ مُجرم تسلیم کر لیتا ہے ، معصومیّت کا بول بالا ہو جاتا ہے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۳۰۸

خرافات ہماری منزل ہے
چُپ رہنا ان کی
بات بات پہ پھر جانا ہماری منزل ہے
کسی ایک بات پہ ڈٹ جانا اُن کی
یہی ہماری پستی — اور
یہی ان کی ھستی کی مستی

ماشاءاللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیمْ

۴۷۰۹

اللہ کا نام لے کر جس بھی بحر میں کود پڑتے ، کسی ناخدا کو کسی خاطر میں نہ لاتے ۔ جہاں جانے کا عزم کرتے پار ہو جاتے ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیم

۴۷۱۰

تَوَکَّلتُ عَلَی اللّٰہِ بیڑے ٹھیل دیتے اور صحیح وسلامت ساحل سے ہمکنار ہو جاتے ۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیم

۴۷۱۱

بگڑ بگڑ کر سنورنا اور سکڑ سکڑ کر پھیلنا
توحید کی فطرت ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۷۱۲

ہر شے بدل سکتی ہے۔
اور بدل بدل کر بدلتی رہتی ہے۔
قول
کبھی نہیں بدلتا قائم و دائم رہتا ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

جب تک قول اپنی ثابتی کے ثبوت کا
ثبوت نہیں دیتا۔ مطمئن نہیں ہوتا۔ قول
کی برکات کی عظمت کا ظہور نہیں ہوتا۔

ماشاءاللہ

جس قول میں روح کی جان نہیں ہوتی
مُردہ ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۱۳

زندگی کی طنابیں کسی نہ کسی قول ہی کی بدولت کھچی اور تنی رہتی ہیں۔ جب ٹوٹ جاتا ہے، گر جاتی ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

اللہ کرے تیرا کوئی عمل کبھی باطل نہ ہو کبھی نہ ٹوٹے ہمیشہ قائم و دائم رہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۱۴

زندگی جب قول کا استقبال کرتی ہے
وفا کی تمام ادائیں سمٹ کر زندگی پہ چھا
جاتی ہیں۔ خزاں پلٹ کر بہار بن
جاتی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفَضۡلِ العَظِيۡم

۱۵/۴

ابتدائے آفرینش سے لے کر نبی الآخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تک چند باتوں سے منع کیا گیا۔
وہی چند باتیں ہر کوئی ہر روز کرتا ہے۔ مثلاً
جھوٹ — غیبت — چغلی — اور — حسد

کیا ابھی تک ان کے ختم کرنے کا وقت نہیں آیا؟
جو چیزیں قطعی حرام ہیں، دورِ حاضر کے حرم کا

مقبول ترین مشغلہ

اللہ! اللہ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۱۶

بندہ غلطی کا بہانہ تلاش کرنے میں مصروف رہتا ہے۔

یہ بھی ایک غلطی ہے
غلطی تسلیم کرنا، غلطی کا ازالہ ہے
کوئی بہانہ کسی غلطی کو مطمئن نہیں کر سکتا مگر یہ اور صرف یہ کہ:
غلطی تسلیم کر اور معافی کی اُمّید رکھ

غلطی کرنا انسان کی فطرت ہے
معاف کرنا اللہ کی
اگرچہ روز غلطی کرے۔ چاہے ستّر بار کرے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيم

۴۷۱

صدقہ بلا امتیاز صدقہ ہے، بلا اس کو پھاند نہیں سکتی

جب سب تھک ہار کر مایوس ہو گئے
کنواں اُبلنے کے کوئی آثار نظر نہ آئے
ایک ماں نے بیٹی سے کہا:
"کیا ابھی تک کسی کا لینا دینا باقی ہے"؟
یہ کلمات کہنے نہ پائی تھی کہ سخر دوپہرے ایک اوڑنی آئی۔ بھوک کی شدّت سے نڈھال، روٹی کا سوال، ماں نے گھی شکر ملا کر پیٹ بھر روٹی کھلائی، روٹی کھلانے کو ابھی دیر نہ ہوئی تھی کہ جو کنواں مدّت سے اُبل نہ رہا تھا۔ اُبل گیا۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۷۱۸

تکلّف ادب کی قید ہے۔
بے تکلّف آزاد

لارڈ کچنر وائسرائے ہند تھا اس کی ایک سائیس کالی داس نامی سے محبّت ہوگئی بالکل ہی بے تکلّف ہوگیا۔ ایک دن وہ بازار جارہا تھا کہ لارڈ کچنر کی بگھّی رُکی اور اسے آواز دی ؛ ”او فلاں کے بیٹے مجھے شرم آتی ہے کہ کچنر کا دوست بازار پیدل سودا لینے جائے۔ مجھ سے یہ دیکھا نہیں جاتا۔ آئندہ جس دن جہاں کہیں جانا ہو میری بگھی پہ سوار ہوکر جایا کر“

حاضرین کو یہ بھی کہتے سنا کہ کالی داس لارڈ کچنر سے ایسی ایسی اَنٹ سَنٹ ناگفتہ بہ باتیں کرتا کہ سامعین دنگ رہ جاتے۔

مثلاً یہ ”سالے میرے پاس تیری کونسی بگھی دی ہوئی ہے“۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۷۱۹

صاحبِ زمان زندہ ہوتا ہے۔ اگر زندہ نہیں تو صاحبِ زمان کیسا؟

نیز

دو انبیاء علیہم السلام

حضرت سلطان البحر و البر حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام اس دُنیا میں زندہ اور قائم ہیں۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی ابھی تک موت سے ہمکنار نہیں ہوا۔

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام پیر ہیں اور حضرت الیاس علیہ السلام **خلیفہ**۔

حضرت خواجہ خضر علیہ السّلام جہاں کہیں نماز پڑھتے ہیں سبزہ اُگ آتا ہے اسی بنا پر انہیں خضر کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصّواب

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۷۲

جو رشوت خور نہیں

دورِ حاضر کا مفلوک الحال ہے

*

بندہ کسی نہ کسی انداز میں

رشوت خور ہے

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیمِ

۴۷۲۱

انسان بدعنوان ہے

اِلّا ماشاء اللہ

انبیاء کرام علیہم السّلام کے سوا کوئی انسان
بدعنوانی سے پاک نہیں ہوتا۔ اِلّا ماشاء اللہ
کسی نہ کسی بدعنوانی کا شکار رہتا ہے

لوگوں کے بچوں کی بدعنوانیوں کا جائزہ
مقصود ہو تو اپنے بچے کو دیکھ۔

دونوں ہیں دونوں

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۲۲

بندہ ہر شے بن کر جس بھی روپ میں پرگٹ ہونا چاہے ہو سکتا ہے۔

مگر پہلوان

پہلوان کے لیے جسم ضروری ہوتا ہے۔ محض دعویٰ نہیں

۴۷۲۳

بعض مقام پہ بعض قسم کی بعض باتیں ہر وقت نہیں کی جا سکتیں وقف و مخصوص ہوتی ہیں۔

۴۷۲۴

بعض عجیب و غریب قسم کی زندگی ہوتی ہے۔
ہر کوئی ہر وقت ہر قسم کی بات کا نہ متحمل ہوتا ہے نہ مجاز

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۲۵

غیبت گو اور چُغل خور
عارف نہیں ہوسکتا

۴۷۲۶

حیا نے حیا کی قسم کھائی کہ کوئی حیا دار کبھی
بے حیا نہیں ہوتا

۴۷۲۷

جن آنکھوں سے تو لوگوں کی عورتوں کو دیکھتا ہے
اسی سے تیری

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۷۲۸

اپنی ماں بہن بیوی اور لڑکی کو ساتھ لے کر بازار میں پھر۔
جب تو کسی نامحرم کو نہیں دیکھتا تیری کو بھی نہیں۔ اور یہ فطرت کا اٹل اصول ہے۔

۴۷۲۹

ریڈیو خانہ بدوشوں کی تفریح کا ذریعہ ہے۔

❀

کھوتی پہ سوار ہاتھ میں حقہ اور شکاری کتا۔ زندگی کے چند مختصر اسباب ہیں اور کوئی بھی ان سے بے نیاز نہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضۡلِ العَظِیۡم

۴۷۳۰

کسی بھی نواب کی نوابی اور خاکروب کی خاکروبی میرے کسی بھی کام نہیں آتی۔ بڑے میاں سچ پوچھو، تو میرے مطلب کی کوئی بھی شئے کسی کے پاس ہی نہیں۔ جن چیزوں کے پیچھے تم ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہو کسی بھی کام کی نہیں۔ ناپسند، ناپائدار، بودی اور فانی۔

اگر تیرے کسی بھی کام کی کوئی **شئے** ہے تیری خودداری ہی کی خود آگاہی ہے۔ اسی میں تیری خودی کا وقار اور عظمت کی تمکنت ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۳۲

اِنتخاب

غیبت اور چغلی

ایک کرتا ہے ایک سنتا ہے۔

گویا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

اگر کوئی اس مذموم ترین فعل سے اجتناب کرلے

گویا

اس نے سوا لاکھ منہیات کے فتنات کا

خاتمہ کردیا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۲۲

غیبت تیرے بدترین عمل کی دادی
اور
چغلی اس کی نانی ہے۔

اگر ایک نہی - صرف ایک

پورے عزم بالجزم اور آب و تاب سے
جاری کی جائے۔ اللہ اللہ
ماشاءاللہ
کل منہیات کو اپنی لپیٹ میں لے کر ختم کر دے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۳۲۳

جب تک تم باز نہیں آتے
ہم بھی باز نہیں آتے

دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کا مبلّغ
غیبت و چغلی
کا شکار ہو گیا
جو ہر شے پہ غالب تھا مغلوب ہو گیا
جس کی زندگی کے نمونے سے زندگی بہرہ ور تھی
گم ہو گیا۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۲۴

غِیبت اور چُغلی

دُور ۔ دُور ۔ دُور

مَردُود ۔ مَردُود ۔ مَردُود

غیبت اور چُغلی تیرے جوشِ عمل کی تپش سے جل کر

کوئلہ بنے

کوئلہ سے راکھ ۔ راکھ سے خاک اور

پھر خاک سے غبار بن کر

جس بھی سرنگی کے راگ میں جو گیت گائے گی ماشاءاللہ

الحمدللہ !

وجد میں بہار بن کر چھائے گی اور ملہار بن کر برسے گی

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۲۵

غیبت اور چغلی کی جلی ہوئی راکھ

نُصرتِ حق کی نوید
دستِ قُدرت کی تائید — اور
صُبحِ درخشاں کی اُمّید ہے

مِلّت کے خزاں رسیدہ چمن کے لیے
بادِ بہاری کا پیغام
داستانِ حرم کا نیا عُنوان
بوستانِ اسلام کی نئی آن اور گلستانِ محمّدیؐ کی
ترجمان بن کر بہار کی آمد کا مژدہ جانفزا سُنائے۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۳۲۶

ایک خوش رنگ شگوفہ پھُوٹے
غنچہ کھِلے
کلیاں چٹخیں ۔ اور
تیرا باغ مدّت سے جس مہک کو ترس رہا تھا
آن کی آن میں کلی کلی بن کر معطّر کر دے ۔

بُلبل کے میٹھے بول ، قمریوں کے کمال
رنگ برنگی تتلیوں اور پتنگوں کا پرتوِ جمال
عالمِ گیتی کی اُلجھی ہوئی زلفوں میں پھر سے رنگ بھرنے لگے

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیر الرّازقین
وَاللهُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۲۷

غیبت اور چُغلی

ذکر اور تبلیغ دونوں کو کھا جاتی ہے

نہ ذکر نافع نہ تبلیغ

—— اور ہم سب کے سب غیبت بھی کرتے

ہیں اور چُغلی بھی۔

بتا :

اس سے کیا حاصل۔ مگر فتنہ ہی فتنہ

غیبت ختم کر چُغلی بھی :

کامیاب

ماشاءاللہ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۳۲۸

میں غیبت اور چغلی کو ختم کرنے کا عزم کرتا ہوں۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
مجھ کو توفیق بخش — آمین

تیری لوحِ جبیں پہ یہ نقش گہرے الفاظ میں مُنَقّش ہوں
اَن مِٹ ہوں ، دلکش ہوں ، ہر کسی کو دکھا ، ہر کسی کو سُنا
اور — ہر کسی کو جگا۔

گویا تُو نے ہر فضول اور ہر خرافات کو بہترین اور مقبول ترین
اوقات میں تبدیل کر لیا — ماشاء اللہ !

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضۡلِ الۡعَظِیۡم

۴۳۲۹

ترکِ غیبت اور چُغلی

اس دور کا مایۂ ناز مقام

اس کے عامل کے عمل کا حال ! ماشاءاللہ !

اسمِ اعظم کے مترادف گردانا جاتا ہے اور

کُن فیکون کی دیل ۔ ماشاءاللہ

اور اسے کوئی رد کرنے کا مجاز نہیں ۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
وَاللہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۳

یہ پھل ناپید ہیں، منڈی میں کہیں نہیں ملتے،
کھا کر ہی اس کی لذّت و قوّت کا اندازہ کیا جا
سکتا ہے۔

کھا کر دیکھ

جب بھی کسی نے کھایا پہلے پچتایا اور بہت پچتایا
کہ پہلے کیوں نہ کھایا۔

اور یہ باتیں

بڑے ہی کام کی باتیں ہیں

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۳۱

کوّا ایک نجس پرندہ ہے

پرندوں کی دُنیا میں بے حد حریص و غلیظ

اور گندگی خور۔

مگر

اپنے مردار کوّے کو کبھی نہیں کھاتا

ہرگز نہیں کھاتا

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۳

بھیڑیا

جنگلی درندوں میں ظلم و جبر اور وحشت و بربریت
کی علامت
اس نے بھی چغلی سے پناہ مانگی
سیّدنا حضرت یعقوب علیہ السّلام سے عرض کی
" اگر میں آپ کے بیٹوں کی چُغلی کھاؤں، سارے بھیڑیوں
میں بدنام ہو جاؤں۔
اور یہ بات
ہمارے جنگلی قانون میں روا نہیں "

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیرالرّازقین
وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۳۳

ہم سے تو یہ کُتّا بازی لے چلا
معمولی سی شفقت پہ لوٹ پوٹ
دُم ہِلا کر، ہِل کھا کر اور پاؤں چاٹ کر اظہارِ نیاز مندی
کرتا ہے۔
ڈنڈے کھا کر اور جھڑکی سہہ کر بھی جامۂ وفا کو داغدار
نہیں ہونے دیتا۔
مالک کا در چھوڑ کر کسی اور در پر کبھی نہیں جاتا
ہم اشرف المخلوقات ــــ اور یہ
نجس العین

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
وَاللّٰہُ ذُوالفَضۡلِ العَظِیۡم

۴۳۳

یہ ماسی پھوپھی کا مقام نہیں
مردوں کا اکھاڑا ہے

سوچ کر بول
سوچ کر چل — اور
سوچ کر لکھ

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِيم

۴۳۳۵

کتاب سے کتاب نیار کی جاتی ہے

اور

باطن سے باطن

باطن

جیسے میری ماں کی گھگھری

وَمَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ

باطن

لطائف و وظائف کا پابند نہیں حق کی حقیقت کا ترجمان ہوتا ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ

۴۳۶

سُو سال بعد کے مُردے جب مُردوں سے ملاقات کرتے ہیں ، دم دم پہ اپنی زندگی پہ افسوس کرتے ہیں ، معمولی نہیں ، بے حد افسوس کرتے ہیں۔

کچھ کرنے پہ قدرت تو نہیں رکھتے

البتہ اپنی زندگی پہ نادم ہوتے ہیں اور پشیمان۔

جینے والو :

مرنے والوں سے عبرت حاصل کرو :

آج نہیں ابھی۔

کل کی کسی کو خبر نہیں !

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۳۷

ہر مکتب کا معلّم ، متعلّم کے
امتحان میں ہمہ تن و من مصروف
مگر
اپنے امتحان کی خبر تک نہیں
اور
کسی کو بھی نہیں ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۳۳۸

ہر پودا درخت بن کر ہی فیض پہنچاتا ہے
پھول، پھل اور سایہ، بعض اچھل

ﭺ ﭺ ﭺ

دُنیائے نباتات میں درخت ظلمات کا شکار بنے رہتے ہیں۔ محافظ ہی نشوونما کو پروان چڑھنے نہیں دیتے۔ کبھی گنجان سایہ کو اُبھرنے نہیں دیتے۔ چھانگ چھانگ کر اور کاٹ کاٹ کر مثل بانس بنائے رکھتے ہیں۔ کوئی بھی نگران حفاظت نہیں کر سکتا۔

جنگلی درخت اللہ کے حوالے ہوتے ہیں۔ اللہ ہی ان کا نگہبان۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۳۹

حضرت پیرانِ پیر غوث الاعظم جیلانی محبوبِ سُبحانی
قدس سرہ العزیز حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کی اولاد کے

قُطب الارشاد ہیں

اور یہ مرتبہ قیامت تک کے لیے ہے۔

واضح ہو کہ حضرت پیرانِ پیر غوث الاعظم جیلانی محبوبِ سُبحانی
قدس سرّہ العزیز حضرت ابوسعید قدس سرّہ العزیز
کے مرید الاناب تھے۔

اھلاً وسھلاً

پیر ایسے کہ مخدومِ جہاں —— اور مرید
اللہ اللہ قطب اللوح والقلم۔ مبارکاً مکرّماً مشرّفاً

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۴

عزم

چودہ صدیاں گزریں ایک نوجوان نے دریائے یرموک کے کنارے پیشانی پر تاریخ ساز شکن ڈالتے ہوئے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا کہ:

"سمندر میری تلوار کے آگے بے حقیقت حباب، پہاڑ بے کس تنکے کی مانند، دریا ایک کھائی کی طرح اور میری تلوار کے سامنے کوئی نہ ٹھہر سکے گا"

ہاتف غیبی نے تائید کی کہ:

"تو نے سچ کہا"

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۱۴۳۴

عمل

اور پھر
یرموک کے اس پار
بہادر بادلوں کی طرح گرجے
تلواریں بجلی کی طرح چمکیں
تیر بارش کی طرح برسے
اور
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قیصر روم کی قوت کو
خاک میں ملا دیا۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۳۴

حضرت خالد بن ولید
رضی اللہ عنہ

اے اللہ کی تلوار :

یرموک کے دریا کی لہریں تیری جرأت کو سلام کہتی ہیں۔ اللہ اللہ ماشاءاللہ

ایک دن میں نو تلواریں ٹوٹ کر کفر پہ گریں اور ہاتف نے کہا مرحبا :

تو توحید کے نشے میں مدہوش تھا۔ کسی کثرت کو کبھی خاطر میں نہ لاتا۔ تن تنہا کفر پہ گرجتا اور کشتوں کے پشتے لگا دیتا۔ موئے مبارک ہی تیرا حرزِ جان ہوتا۔ جب ہر منصب سے بے نیاز ہو کر میدان میں گرجتا اللہ اللہ میدان کانپ اٹھتا۔ ملت کی آبرو کی وفا تیرے عزم کو سلام کہتی ہے۔ یہ تھے داستانِ ملت کے زریں اوراق، نہ کہ یہ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ؛

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۳۴۳

تاریخِ عالم

سیف اللہ کا سا مجاہد، سپہ سالار اور مبلّغ
پھر سے پیدا نہ کر سکی۔
ایک سو جنگیں لڑیں۔
کسی میں بھی شکست نہ کھائی۔
تلوار کے ایک ہزار زخم کھائے۔
موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرائے۔
دُنیا کے دو بڑے بَرِّ اعظموں میں اسلامی پرچم لہرائے۔

مَاشَاءَ اللہ!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۴۴

اسلامی نظم وضبط

تیری رضا کے صدقے ،
تیری وفا کے قربان ،
خلیفۂ وقت سے معزولی کا پروانہ ملتا ہے
دُنیا کا عظیم ترین سپہ سالار
تسلیم و رضا کا پیکر بن کر
گردن جُھکائے ، ادب و نیاز سے ٹوپی آتار دیتا ہے
اور معمولی سپاہی کی حیثیت سے دادِ شجاعت دیتا ہے
جاہ وحشمت اور منصب و مراتب کی مطلق پرواہ نہیں
میں تیری شجاعت بھری اَداؤں کو نیاز مندانہ ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں ۔

ابُوانیس **محمّد برکت علی** لودھیانوی عُفیَ عنہٗ

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۴۵

خاموشی

ایک ایسی عبادت ہے جو
فرشتہ اسے لکھ نہیں سکتا اور
شیطان اسے بگاڑ نہیں سکتا اور
کوئی اسے جان نہیں سکتا۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۳۴۶

بعض مسافر

ایسے خوش نصیب ہوتے ہیں
ایک گاڑی سے اُترے
دوسری میں سوار ہو گئے۔

ما شاء اللہ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۳۴۷

مُحبّت کی وفا کی محنت

کبھی رائیگاں نہیں جاتی

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوا الفَضلِ العَظِیم

۴۳۴۸

وصیّت —

اگرچہ کافر کی ہو، واجب الاجرا ہے

وصیّت —

بندے کی الوداعی کلام ہوتی ہے
کبھی ردّ نہیں کی جاتی

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیم

۴۳۴۹

جو چیز اور کوئی بھی چیز جو اللہ ہی کے لیے
اللہ کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کر دی جاتی ہے،
اللہ اسے کبھی ضائع نہیں فرماتے
ابد الآباد محفوظ رکھتے ہیں
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۵۰

بندے بعض کام کرنے کا شوق رکھا کرتے
ہیں لیکن کرنے کے متحمل نہیں ہوتے۔
خیال ہی خیال کی لگن میں مگن رہتے ہیں
بعض شوق اتنے پسندیدہ ہوتے ہیں کہ اللہ
انہیں مایوس نہیں فرماتے،
لگن کی مگن ہی کو مقبول فرما لیتے ہیں۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

لگن زندگی کی مگن! ماشاءاللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۳۵۱

حال گزر جاتا ہے، بات رہ جاتی ہے۔
ماضی کی یاد دلاتی رہتی ہے
کبھی نہیں بھولتی۔
قومی ہو یا نجی

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۳۵۲

رجب المُرجّب اللہ کا مہینہ ہے
اس کا اکرام کر۔
اور صحیح اکرام یہ ہے کہ اس کی ابتداء
تیری زندگی کے اپنے اعمال کی تمہید ہو۔
بہترین عمل خاموشی اور بدترین عمل غِیبت اور
چُغلی ہے۔
خاموشی پہ ثابت قدم رہ، غِیبت اور
چُغلی سے دُور
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۵۳

بڑے میاں !

آؤ ! آج اس "جھوٹ" کا قطعی فیصلہ کریں
اور بس کر کے ہی دم لیں۔

آج ہم نے یہ عزم بالجزم کیا ہوا ہے کہ جب
تک یہ جھنجھٹ ختم نہ کرلیں کمر نہ کھولیں گے اور
ہاتھ نہ روکیں گے۔

یہ لڑائی مدت سے جاری ہے۔
آج اس کا **فیصلہ** ہو ہی جائے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰہُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۵۴

صِدق کی برہنہ تلوار کذب کے پُرزے پُرزے
اڑا دے ،
ٹکڑے ٹکڑے کر دے ،
دوبارہ جی اُٹھنے کی اُمّید نہ رہے ،
اس کا کُل دفتر ملیامیٹ کر دے ،
سب حربوں کو نادم فرما کر اُجاڑ دے ،
برباد کر دے اور اس کے پرخچے اڑا دے ۔
ماشاء اللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیم

۳۵۵

اُٹھ او کمینیاں توُں کی بنیاں پھرداایں۔
تو بہت کچھ کر چکا اور سب کچھ کر چکا کیا تیرے رُکنے کا وقت نہیں آیا۔ اگر اب تک نہیں آیا تو سمجھ کہ بس اب آگیا۔ کیا تجھے ختم کرنے والا ابھی تک نہیں پہنچا۔ چلا ہوا تو مدت سے ہے۔ بس ذرا انتظار کر ابھی آیا اور ابھی آیا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۵۶

کیا تجھے پتہ نہیں کہ پیادے جب کسی
کے پیچھے لگ جاتے ہیں تو بس لگ ہی
جاتے ہیں۔
جب تک اُسے پکڑ کر دربار میں پیش
نہیں کرتے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۵۷

تو بڑا کمینہ ہے، ہر نفس پہ سوار رہتا ہے، رُوح بے چاری کچھ نہیں کر سکتی، بس پیچ و تاب کھاتی رہتی ہے تو نفس کے مذموم منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے، کبھی ناکام نہیں ہونے دیتا۔ اگر کوئی حربہ ناکام ہونے لگتا ہے تو اسے کسی اور طرح تقویت پہنچا دیتا ہے حتیٰ کہ تیری زندگی کبھی ختم نہیں ہوتی۔

اب تیرے بچ نکلنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔ سلامتی چاہتے ہو تو دونوں ہاتھ اُٹھا کر ہار مان لو۔

اور

ھار تو تم نے مان ہی لینی ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۳۵۸

جب رُوح نے آب دیدہ ہو کر حق سے یہ فریاد کی کہ اے حق! میری فریاد کو پہنچ!

جھوٹ مجھے اُبھرنے نہیں دیتا اس نے میرا ناطقہ بند کر رکھا ہے، میرا گھیراؤ کر رکھا ہے۔ کیا کروں کوئی داؤ کارگر نہیں ہو رہا۔ تُو حق ہے۔ حق کی حمایت تیرا حق ہے۔

میدان میں اُتر!

یا حق! اگر تو نے حق کی اب حمایت نہ کی پھر کب کرے گا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

٣٥٩

رُوح کی یہ پُکار سُن کر حق اُس کی مدد کے لیے میدان میں آن پہنچا اور تیرے بچ نکلنے کی اب کوئی اُمّید باقی نہیں رہی۔
حق نے تجھے باطل کر کے ہی دَم لینا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۶۰

جھُوٹ جھُوٹ ہے ۔
جھُوٹ کو بَرملا جھوٹ مان ۔
کسی بھی انداز میں مت چھُپا ،
جھوٹ کی حمایت کو بھی جھوٹ تسلیم کر ،
مَن گھڑت تاویلات مَت کر ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۶۱

دیکھا تیری کرتوت نے کیا کچھ نہ کیا، بھری ہوئی محافل اجاڑ دیں۔ شیطان نے چپے چپے پہ ایسی عبادت کی کہ کسی اور کو ایسی سعادت نہ ملی۔

وہ معلم الملائکہ بنا اور جبریل علیہ السّلام اس کے تلمیذ

حسد نے اسے ورغلایا اور حسد خصائل کی دنیا میں بدترین خصلت سے بھی بدتر ہے۔

ہر حسد شیطان ہی کے حسد سے پرگٹ ہوا،

جب معلّم الملائکہ کا یہ حال ہے تو اور کون محفوظ رہ سکتا ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۶۲

حسد

ایک بد ترین خصلت ہے۔ جس بھی وجود میں ایک بار داخل ہو کر گھر کر لیتی ہے بالکل نہیں نکل سکتی چونکہ کسی اور کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی اس لیے یہ اپنا کام جاری رکھتی ہے، دِل کو کبھی فارغ نہیں ہونے دیتی۔ نماز میں بھی نہیں، اور ذِکر تو ہے ہی اس کی لپیٹ میں۔ ایسے ایسے رخنے پیدا کرتی ہے کہ توبہ توبہ!

اپنے سوا ہر کسی کو ہر حال میں مشکلات میں مُبتلا کر دیتی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۳۶۳

حسد کی سوا لاکھ حکایتیں دُنیا میں
موجود ہیں۔
ادنیٰ سے اعلیٰ تک
اس سوا لاکھ حکایت کا
بندہ بندہ ترجمان ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۳۶۴

کامیاب ہونے والوں کی راہ پر چل کر ہی بندہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

کامیابی کا راز - کامیاب ہونے والوں کی راہ اپنانے میں ہے

یہی راہیں - کامیابی کی راہیں ہیں

عمل کا تسلسل محمود ہے ——— اور
ابطالِ عمل ——— حرام

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۳۶۵

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:
اور عہد کو پورا کرو۔ بے شک عہد
کے بارے میں (قیامت کو) باز پرس
ہوگی۔ (بنی اسرائیل: ۳۴)

*

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قیامت کے روز ہر عہد شکنی کرنے والے کے لیے
ایک جھنڈا ہوگا۔ کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کی عہد شکنی
کی علامت ہے۔
(دارمیؒ)

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۶۶

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا :

" ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے ..... پس تم اس سے کراہت کروگے ۔ (الحُجرات ۱۲)

*

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو روزہ دار شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی ۔ جب جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جاؤ دوبارہ وضو کرکے نماز پڑھو اور اپنا روزہ پُورا کرکے دوسرے دن قضا روزہ رکھو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کیوں ۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس لیے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے ۔ (بیہقیؒ)

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۳۶۷

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا :

"بے شک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں کرتے جو حد سے بڑھنے والا، بڑا جھوٹا ہو۔" (الزمر - ۶۰)

*

حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا گیا، کیا مومن بُزدل ہوتا ہے، آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: ہاں (ہوسکتا ہے) پھر عرض کیا گیا۔ کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے۔ فرمایا ہاں (ہوسکتا ہے) پھر عرض کیا گیا :

کیا مسلمان جھوٹا ہوسکتا ہے ؟

فرمایا :

نہیں !

(مشکوٰۃ شریف)

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۳۶۸

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا :

کیا وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے ۔

(النساء ، ۵۴)

*

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے (یعنی نیکیوں کو فنا کر دیتا ہے) جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے ۔

(مشکوٰۃ شریف)

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۳۶۹

کسی رِند کے میکدے میں پیو، ستاؤ،
لوٹ جاؤ۔
زیادہ پینا ہر مے کش کی عادت ہے اور جام پہ
جام لنڈھانا ان کی فطرت۔
نہ مدھوش ہوتے ہیں نہ بے ہوش
صراحی بھری رکھتے ہیں اور جام لبالب
پی کر ہوش میں رہنا انہی کا خاصہ ہے، ہر کسی
کا نہیں۔
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۳۷

بتاؤ پڑھتے کیا ہو ؟

اچھا ! یہ اور یہ اور یہ اور یہ ...... اللہ اللہ

اب اور مت پڑھو

کسی عمل کو کسی دوسرے کا شریک مت بناؤ

کسی ایک پہ اکتفا کرو ۔

یہ اعلیٰ درجے کی طریقت کا ایک طریق ہے ۔

کیا میں یہ دریافت کرنے کا مجاز ہوں کہ آپ کی فہرست

کبھی مُکتے نہیں دیکھی ۔ شب و روز اَٹی پڑی رہتی ہے

یہ کوئی اور بات ہے ۔ اور

تم نہیں جانتے

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضۡلِ العَظِیۡم

۴۳۷

بڑے میاں :

ہم شریعت کے حکم کے تحت ہیں۔
ہماری ہر نقل و حرکت شریعت ہی کے تابع ہو

کشف وری الورٰی ہیں

ہم نے زندگی کی ہر قسم کی زندگی کا حال سنّت ہی
کی کسوٹی پہ پرکھنا ہے اور جو حال سنّت پہ پُورا
نہیں اترتا ہمارے نزدیک ناقابلِ تقلید ہے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۷

بڑے میاں !

تیرے ہمزاد کا کیا حال ہوتا ہوگا ۔
سُک سُک کر سُک جاتا ہوگا

حاضرین متوجّہ ہوں !
کہ یہ ہمزاد کا عمل نہیں ، کوئی اور بات ہے
جس کے ہم متحمل نہیں ۔
ذکرِ الٰہی کے مقربین حاملین آتشین گرزیں تھامے
اہلِ ذکر کے اردگرد حصار باندھے کھڑے رہتے ہیں
یہ کوئی گھڑی دو گھڑی کی بات نہیں ۔
ہمیشہ قائم و دائم رہتے ہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

یہ تکتے تکتے تھکتے تھکتے اوڑک تھک کر اندر سے باہر نکل آتا ہے۔

اندر کوئی اور جگہ تو خالی ہوتی ہی نہیں۔ اس لیے انسان کے قرب و جوار میں فضا میں معلق ہو جاتا ہے۔ اور اس میں کسی شک و شُبہ کی گنجائش نہیں کہ وہ ذکر و جلال کی تپش کی، کسی بھی حال میں، تاب نہیں لا سکتا۔

وَاللهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابْ

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ ۝

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کی عظمت کے آگے ہر

شَیْءٍ لِّعَظْمَتِہٖ ط وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ

چیز عاجز ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے

الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِّعِزَّتِہٖ ط

ہے کہ جس کی عزت کے سامنے سب چیزیں ذلیل ہیں۔

وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ

اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کی حکومت کے سامنے

شَیْءٍ لِّمُلْکِہٖ ط وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

ہر شے جھکی ہوئی ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے

اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِّقُدْرَتِہٖ ○

جس نے ہر چیز کو اپنی قدرت کے مطیع کر رکھا ہے۔

*

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے الحمد للہ الذی تواضع ...الخ

اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پاس کی چیز (رحمت و بخشش) طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار نیکی لکھتے ہیں اور اس کے ہزار درجے بلند کرتے ہیں اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لیے قیامت تک استغفار کرنے کے لیے مقرر فرما دیتے ہیں۔ (کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۵ شمارہ ۳۸۹۱)

*

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لیے تو اپنے دل کو اچھی طرح مطمئن کر لے۔ میں تیرے دل میں غِنا (بے پروائی) بھر دوں گا اور فقر و احتیاج کے سوراخوں کو بند کر دوں گا۔ اگر تو ایسا نہ کرے گا تو میں تیرے ہاتھوں کو (دنیا کے) مشاغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر و افلاس کے سوراخوں کو بھی بند نہ کروں گا۔ (ابن ماجہؒ، احمدؒ)

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۷۴

آج سے پچاس سال پہلے کا نوجوان کبھی ایسا
رنگین لباس نہ پہنتا۔
بلاتمیز اعلیٰ و ادنیٰ سفید جامہ پہنتا
میرے بیٹے !
تیری یہ لٹ پٹ چال ، کسریا جامہ
تجھے لاج آئے نہ آئے
میں ڈوب ڈوب جاتا ہوں
یَاحَيُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۳۷

جب کوئی مقام ستر ہزار مقامات سے
گزر کر کسی مقام کے روپ میں جلوہ نما ہوتا ہے

ملائکہ و جن و انس کے نزدیک

مَظْہرُ العَجَائبِ وَالغرائبِ

کے روحی فیض کے کرم کا مکرّم
گردانا جاتا ہے

یَا حَيُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحيّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم

۳۷۵

عِترت کیا ؟

سُنار کی کارگاہ کی راکھ

جو کسی بھی طرح سونے سے کم نہیں ہوتی

نیاریا

اسی کو دریا کے صاف پانی سے دھوکر

سونا نکال لیتا ہے

ماشاء اللہ :

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۲۳۷۶

ریح —— جو ہر کسی کو ناپسند ہے
صحت کا راز ہے
اور
ریاح بن کر صحت کا عمود

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۳۷

تاریخ ھبُوطی کے کشف الاحیاء نے

بلند ترین مقامات تک گُم کر دیے۔

موضع ھٹھور (ضلع لدھیانہ) میں تین ہزار برس پہلے سورج بنسی خاندان کے راجہ جنک کی راجدھانی تھی۔

یہ موضع دھارا نگری کے نام سے بھی مشہور تھا۔ وہاں موجود پرانے کھنڈرات کی اینٹوں میں لکھا ہوتا:

ایہہ بھٹّھہ چاہڑیا کالو کمہارے
کاہو دا بالن جالیا راجہ جنک دوارے

مشہور تھا کہ ان کھنڈرات کی اینٹ جس گھر میں ہو وہاں دیمک نہیں لگتی — لوگ ان اینٹوں کی تلاش میں رہتے

اسی طرح

یہ بھی مشہور تھا کہ ساون کے مہینے میں اکثر لوگوں کو یہ آواز سُنائی دیتی (اور اسے "ہاڑ بولنا" کہتے تھے یعنی غیبی آواز)

رائے فیروز
سِٹ بُوٹی
دُنیا جُھوٹی

مشہور تھا کہ رائے فیروز ایک فقیر کا طالب بنا۔ رات اسی کے ڈیرے پہ رہتا۔ وہ فقیر ایک کڑاہی میں تیل کڑ کڑا کے اس میں گر کر جل بُھن کر کوئلہ بن جاتا۔ فقیر نے رائے فیروز سے کہا ہوا تھا کہ میرے بُھنے ہوئے جسد پہ یہ بُوٹی ڈال دیا کرو جب رائے فیروز فقیر کی دی ہوئی وہ بوٹی ڈالتا تو فقیر سر جیت ہو جاتا۔ رائے فیروز کی بہن کو یہ خبر پہنچی اُس نے بھائی کا تعاقب کیا اور موقع پا کر اس کی ہتھیلی پہ نیچے سے ایسا ہاتھ مارا کہ بُوٹی گر گئی اور وہ بُھنا ہوا جسد پھر سر جیت نہ ہو سکا۔ تب سے یہ مشہور ہے کہ ہاڑھ بولتا ہے

رائے فیروز، سِٹ بوٹی، دنیا جھوٹی وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلاغ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۷۸

رنگا رنگ برتن بنانا کمہار کی زندگی ہے
اور یہی اُس کا فن

اگر تمام برتنوں کو دریا میں ڈال دیا جائے تو سب کے
سب آن کی آن میں گل کر مٹی ہو جائیں
مگر آوی میں پکا ہوا برتن ابدی حیات کا امین
بن جاتا ہے۔ اگر اسے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا جائے
تو ٹھیکری کی شکل میں ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

مٹی آوی کی منزل طے کر کے امر ہو جاتی ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۳۷۹

اسی طرح اور عین اسی طرح

جذب کی تِلچھٹ

کا خمار کبھی نہیں اُترتا

اور پھر اِن کی تلچھٹ کا

اثر ایک ہے

جام ہو یا تِلچھٹ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۳۸۰

جب تلچھٹ کا یہ حال ہے تو بھری ہوئی

بوتل کا کیا حال ہوتا ہو گا۔

فیضانِ فیض

پیر الفیض حضرت شاہ بُوعلی قلندرؒ پانی پتی

قدس سرّہٗ العزیز

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۹۱

جذب کا اصلی حال
کپڑے پھاڑ کر جنگل کو نکل جانا
مگر
سنّت مطہرہ کا نور
کسی نہ کسی رنگ میں
شریعت کے پاک پردوں میں
مستور رکھتا ہے
کبھی بے نقاب ہونے نہیں دیتا

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيْم

۴۷۹۲

جذب شراب کی ایک لبالب بوتل
اسے پی کر مدہوش رہنا۔ جذب کی مستی
جو کبھی نہیں اترتی
اور نہ ہی کسی طرح اتاری جا سکتی ہے
اور دوسری بوتل جیسے دودھ
دودھ کی آمیزش شراب کے خمار کو بھڑکنے نہیں دیتی
تیزی کو معتدل کر دیتی ہے
دونوں کا اثر ہمیشہ قائم
کبھی جذب کبھی سلوک

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۹۳

جذبِ رحمت ہے

عینِ رحمت

رحمت ــــ اگرچہ کسی بھی روپ میں ہو

رحمت ہے

بظاہر سخت گوئی

حقیقتاً دلجوئی

بظاہر بد دعا

حقیقتاً عینِ دُعا

الحمد للحيّ القيّوم

فالله خير الرّازقين

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۷۹۴

مفت کی نعمت کی کوئی قدر نہیں کرتا
اس لیے کہ اس کے حصول کے لیے اس نے محنت نہیں کی ہوتی
اپنا پسینہ نہیں بہایا ہوتا
جان نہیں کھپائی ہوتی اور
پونجی نہیں لگائی ہوتی
یونہی سمجھ کر یونہی ضائع کر دیتا ہے
جس نے طریقت کے مجاہدات کی مشقت برداشت نہیں کی ہوتی
بلکہ گتی کتائی
سِلی سلائی
دُھلی دھلائی
چادر اوڑھ لیتا ہے، اوڑھ تو لیتا ہے، قدرواہمیّت نہیں جانتا
کماحقہ مستفیض کیسے ہو اور کیسے کرے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ
گواہی دی اللہ نے اور فرشتوں نے اور علم والوں نے کہ اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
وہی انصاف کا حاکم ہے۔ اس کے سوا کوئی

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا
معبود نہیں (وہ) زبردست حکمت والا ہے۔ اور میں بھی وہی گواہی دیتا ہوں جو

شَهِدَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاُولُوا الْعِلْمِ
گواہی اللہ نے، فرشتوں نے اور اہل علم نے دی

وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ اِلٰى وَقْتِ
اور میں یہ گواہی اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں تاکہ یہ میری جان

خُرُوْجِ نَفْسِىْ وَدُخُوْلِ قَبْرِىْ وَلِقَآءِ رَبِّىْ ۝
کنکنی کے وقت، میری قبر میں اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے وقت کام آئے

✿

حضرت سلیمان بن احمد ابراہیم بن نائلہ اور عبدان بن احمد، عمار بن مختار، مختار، حضرت غالب قطان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

میں نے کوفہ میں حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کے نزدیک ڈیرہ جمایا۔ میں کافی رات تک ان سے یہ دُعا سنتا رہا۔ شھد اللّٰہ .... پھر فرماتے وَاَنَا اشھد .... الخ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نے ایک ایسی چیز سُنی ہے جسے ان سے حاصل کرنا چاہیئے۔ میں حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کی اے ابو محمدؓ! میں نے آپ سے رات کے وقت یہ دُعا سُنی ہے شھد اللّٰہ .... الخ اور پھر ساری بات عرض کر دی تو آپ نے فرمایا کیا تو نے مجھ سے پہلے کبھی یہ سُنی ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں نے پہلے کبھی نہیں سُنی تو آپ نے فرمایا۔ ایک سال کے بعد بتاؤں گا۔ ایک سال کے بعد میں نے عرض کیا کہ ایک سال گزر چکا ہے آپ اپنا وعدہ پورا فرمائیں تو آپؒ نے فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی ابو وائل شفیق بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے اور انہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر سپردگی لائی جائے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے میرے پاس ایک عہد چھوڑا ہے اور میں زیادہ حق رکھتا ہوں کہ اس کو پورا کروں اور میں اپنے بندے کو بہشت میں داخل کر دوں (ترتیب شریف جلد ۴ صفحہ ۴۳ - ۱۴۲)

۴۷۹۵

سُنا ہے بھٹنڈہ میں رتن نامی ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ شق القمر سے متاثر ہو کر دین اسلام کے حلقہ میں آگیا۔ محبت کے جوش میں پیدل مدینہ منورہ پہنچا۔ پہلے حاجی رتن کہلایا اور پھر ...... یہ بات زبانِ زدِ خاص و عام ہو گئی

پایا بھید نہ فقر دے جتن دا
اجمیر خواجہ دی تے بھٹنڈہ رتن دا

حضرت حاجی رتن بھٹنڈوی سلسلہ عالیہ مداریہ کے بانی ہیں۔ ان کے سلسلے کے اکثر لوگ مجرد ہوتے۔ لمبی لمبی لٹیں رکھتے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

کمر میں لوہے کی سنگلی
تن پہ صرف ایک لنگوٹی اور
چہرے پہ راکھ
انہوں نے مختلف مقامات کو مختلف درجات دیئے ہوتے
کوئی مُلکی لاٹ
کوئی صوبہ
کوئی ضلع
کوئی تھانہ
اور یہ مقامات اپنے درجات کے لحاظ سے مشہور ہوتے
کہ یہ یہ ہے اور وہ وہ
مثلاً رائے کوٹ "تھانہ" تھا۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۹۶

انتخاب ـــــ صفتِ لاجواب

زندگی کی کامیابی کا انحصار، بہترین اور بدترین کی تمیز پر موقوف

بندہ جب تمیز اٹھا دیتا ہے، نہ اللہ کے احسان کا شکر کرسکتا ہے نہ زندگی کی قدر

اپنے بہترین اوقات ـــــ بدترین مشاغل میں لگا دیتا ہے
اور بہترین صلاحیتیں ـــــ بدترین امور میں کھپا دیتا ہے

بہترین کو بدترین میں بدل لینا ہی ناشکری ہے
پرلے درجے کی ناشکری

اس ناشکری کے باعث بندہ آفات کی زد میں رہتا ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوا الفَضْلِ العَظِیم

۴۷۹

جائزہ لے ——— بدترین یا بہترین

اوقات

خیالات

مشاغل

محافل

لواحقین

معاونین

احباب

پڑوس

ہجرت کر۔ بدترین سے بہترین کی طرف

اللہ تیرے ہر بدترین کو بہترین سے بدلے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۷۹۴

ایک راہ گیر نے کہا کہ میں کسی مدرسہ کا تو پڑھا ہوا نہیں ویسے بہت کچھ پڑھا ہوا ہوں۔

اللہ اللہ! اچھ خوب

۴۷۹۵

بعض غلطی، جو بعض کے نزدیک کچھ بھی نہیں ہوتی دل سے اترنے کا باعث بن جاتی ہے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۰

کسان فصل کا عارف ہے
کسان کی عارفیت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی
ابد تک رہے گی
پودا خودرو ہو یا کاشتہ
جسے اپنا نہیں سمجھتا
کبھی پنپنے نہیں دیتا

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيم

۸۰۱

ایک اور یہ ......

کہ فصل ہو نہ ہو

اگرچہ بنجر قدیم، غیر مزروعہ رقبہ ہو

وَٹیں دھکنا کسان کی فطرت ہے۔

اور فطرت کبھی تبدیل نہیں ہوتی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۰۲

جمعہ کی رات
نوچندی ہوتی ہے
جمعرات کو نہیں

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۲۸۰۳

بوڑھا مریض منتوں ترلوں سے کسی کو ساتھ لیکر ہسپتال پہنچا
گھر والوں نے سُکھ کا سانس لیا۔
معالجوں نے دوا دارو دے کر فارغ کر دیا کہ جاؤ، گھر جا کے
آرام کرو۔ مناسب غذا کھاؤ، ٹھیک ہو جاؤ گے۔
بوڑھا کسی کو ساتھ لیے گھر لوٹا تو سارا "ٹبر" "سُن" ہو گیا۔ نظریں
پتھرا گئیں۔
یقین تھا کہ بچ کر نہ آئے گا مگر یہ پھر آگیا۔
بڑا سخت جان نکلا
ہم تو سمجھے تھے کہ جان چھوٹ گئی پر
اتنے اچھے مقدر کہاں۔
چھوٹے بڑے ہر کسی پہ سکتہ طاری تھا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

سب اسی حیرت میں کھڑے تھے
گم سُم
بے حس و حرکت
شکر یہ ادا کرنا تو کجا
کسی نے بوڑھے کو ساتھ لانے والے اجنبی سے بیٹھنے کو بھی نہ کہا۔
کھانا پانی تو خیر کس نے پوچھنا تھا۔
وہ یہ منظر دیکھ کر ٹھٹکا۔
چند لمحے رُکا
کسی سے کچھ اور کہے بغیر
السّلام علیکم کہہ کر باہر نکل آیا
اللہ اللہ
تیری دُنیا اس رنگ میں بھی بستی ہے !!

فاعتبروا یا اولی الابصار

۴۸۰۴

سوداگر ـــ اگر سودے کے گُر کا عارف نہیں
ناکام ہے
جو سوداگرُ نہیں ـــــ سوداگر بھی نہیں
گرُو سے گرُ سیکھ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۸۰۵

بعض میوے ہم ناپسند کر کے پھینک دیتے ہیں
غریبوں کے بچّے جھپٹ کر اُٹھا لیتے ہیں
حتّٰی کہ چھلکے بھی
پھر اللہ کا شکر بھی ادا کرتے ہیں۔
اور ہم ؟

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۲۸۰۶

اپنے دفتر کو دیکھ

جو شے وہاں رکھنے کے قابل نہیں، وہاں بالکل نہ ہو

جیسے فالتو مسودوں کے ڈھیر

بے مصرف فائلوں کے تھبّے

اور بے کار کاغذوں کے پلندے

تیری میز پہ ایک بھی ایسی شے نہ ہو جو تیرے دفتر کی ضروری زینت نہ ہو۔

گویا مُرغ ذبح کر کے گوشت لے لیا اور

بال، کھال، آنتیں، ہڈیاں، نجاست، غلاظت، ہر شے باہر جو بِل کی تومُ

تیرے دفتر میں ہر شے کے لیے ایک مقام مقرر ہو۔

اور یہ مقام کبھی نہ بدلے

عملہ کو معلوم ہو کہ یہ چیز یہاں رکھّی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

ہر کتاب
ہر فائل
اور ہر شے
اپنے اپنے مقام پہ نمایاں ہو
یہاں تک کہ پن کشن بھی
یہاں تک کہ جیب میں موجود گھڑی اور قلم
تلاش میں ہی ہفتے نہ لگ جائیں
اور یہ سب باتیں
ذمہ داری کے شوق سے ہی ممکن ہیں۔

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین

تیرا مکتبہ ـــــ تیری محنت

شوق

اور لگن ـــــ کا آئینہ دار ہو

نئے نمبر لگانا

فائلیں بنانا

غیر ضروری اشیا کو جلانا

اور

روز کا کام روز نپٹانا

تیرے مکتبے کی فہارس ـــــ مکمل ہوں

تفاصیل ـــــ تازہ ترین

اور اشاریے ـــــ جامع

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

عرق ریزی کر
دماغ سوزی کر
کبھی چین سے نہ بیٹھ
صاحبِ فن ہر چیز کو ایک ہی نظر میں دیکھ کر
تیری محنت کی داد پہ مجبور ہو
ایسے معلوم ہو کہ سب کچھ آج ہی بنایا ہے

اس دُھن میں رہ
اور اس لگن میں مگن
کہ
تیرا دفتر —— ہر دفتر کے لیے معیار ہو
اور دفتری تنظیم کا شاہکار ماشاءاللہ

۴۸۰۷

شیر ببر کے جنگل میں رہیئے
سمندر میں بہیئے
کنکھجورا کان میں لے کر
سانپ کے منہ میں اُنگلی ڈالئے
جو چاہے سو کیجئے
پر نیچ کے سنگ پریت نہ کیجئے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۸۰۸

کسی ایک بات پہ کاربند ہونا ایسے ہے جیسے ابرنیساں کا قطرہ
جب تک صدف میں نہیں گرتا
صدف منہ کھولے
سمندر کی سطح پہ
ڈبکیاں لیتا رہتا ہے
جب گر جاتا ہے
صدف اپنا منہ بند کر لیتا ہے
خاموش سمندر کی تہ میں ڈوب جاتا ہے
ایک مدّت اسی حال میں رہتا ہے
پھر صدف کا منہ کھلتا ہے تو
پانی کا قطرہ نہیں ـــــ موتی باہر آتا ہے
آب دار　اور تاب دار　ماشاءاللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۲۸۰۹

انسانیت کے جن بلند ترین خصائل کا تذکرہ کیا جا رہا ہے اگر انہیں اپنایا جائے تو قرونِ اُولیٰ کا ہر منظر ظہور میں آئے
اور کوئی بھی منظر
کسی بھی منظر سے
کسی بھی طرح
پیچھے نہ رہے۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۸۱۰

ڈھول والا ـــــــــ ڈھول بجائے

طبلے والا ـــــــــ طبلہ

الغوزے والا ـــــــــ الغوزہ بجائے

چمٹے والا ـــــــــ چمٹا

باجے والا ـــــــــ باجہ بجائے

چھینیاں والا ـــــــــ چھینے

بین والا ـــــــــ بین بجائے

طوطی والا ـــــــــ طوطی

مُرلی والا ـــــــــ مُرلی بجائے

سارنگی والا ـــــــــ سارنگی

اور جو کچھ نہیں جانتا، **دھمال** پائے

پھر دیکھ تیری محفل کا کیف

ہر کوئی کسی نہ کسی دُھن میں مصروف

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۱

معیارِ تبلیغ

اللہ کی راہ میں نکلنے والے مبلغینِ اسلام پہ واضح ہو کہ ملامت جس سے کہ آپ گھبرائے ہوئے ہیں، تبلیغ کی قدیم ترین سُنّت ہے۔

تبلیغِ الاسلام کے میدان میں جو شرف حضرات انبیاءعلیہم السلام کو حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ کیا اللہ کا کوئی ایک بھی نبی ایسا ہوا جس سے لوگوں نے تمسخر نہ کیا ہو اور جس کا مذاق نہ اڑایا ہو۔

گویا — ملامت پہ — صبرِ جمیل — اور شکرِ عبدیت کی تکمیل ہے۔

اپنی عزّت کو دین کی عزّت پہ قربان کر، ہر قسم کی ملامت سے بے نیاز ہو کر اللہ کی راہ میں محو و منہمک ہو اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ۔ بیشک اللہ کا رنگ ہر رنگ پہ غالب اور ہر جا مقبول۔ ماشاءاللہ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۸۱۲

تو شکوہ کرتا ہے — کوئی سودا لینے والا نہیں
ارے ! سودا تو دیکھ ، تیرا سودا خالص نہیں
اس میں غیبت
چُغلی
جُھوٹ
حسد
اور کس کس شئے کی ملاوٹ نہیں ؟
سودا خالص ہو کیوں نہ بکے اور کیسے نہ بکے
گاہکوں کے ٹھٹ لگ جائیں
سودا ہے — عمدہ نہیں ، معیاری نہیں
معیاری سودا — اپنی تشہیر آپ ہوتا ہے ،
کسی تشہیر کا محتاج نہیں ہوتا ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۱۳

اور نہیں تو صرف
اپنے سودے کو غیبت اور چغلی سے پاک رکھ
قرآنِ کریم نے فرمادیا
جنابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بتا دیا
بتا پھر کس حکم کا انتظار ہے
دیر مت کر
وعدہ کر
اور ابھی کر
کہ اب کبھی غیبت اور چغلی نہ کروں گا
اگر پھر بھی تیرا سودا نہ بکے
جو چاہے کہنا
اور یہ اس مضمون پہ ختم الکلام ہے ۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۸۱۴

ہم جھوٹ ، غیبت اور
چغلی کو ختم کرنے کا عہد کرتے ہیں ! ماشاءاللہ !

اگر یہ سچ ہے
تو سات دن بعد آ
اور اپنے قول کی تصدیق کا حال دیکھ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِيم

۴۸۱۵

آمد اور آورد میں تمیز ہوتی ہے
یہ آمد ہے اور یہ آورد

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِيم

۸۱۶

ایک جھوٹ چھپانے کے لیے
نہ جانے کیسے کیسے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں
جھوٹ ۔ جھوٹ ہی ہے
چھپانے سے کبھی نہیں چھپتا

حق ۔ حق ہے
کبھی بھی دبائے سے نہیں دبتا
دب سکتا ہی نہیں
خواہ کسی پہاڑ کی غار میں دبا دیا جائے
آگ میں جلا دیا جائے
نیست و نابود کر کے نشان تک مٹا دیا جائے
ٹکڑے ٹکڑے کر کے دفنا دیا جائے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۱۷

دُنیا بھر کی باطل قوتیں
مل کر بھی حق کو مٹانا چاہیں
تو کبھی مٹا نہیں سکتیں

حق
کبھی ناپید نہیں ہوتا
اس کی نمود ہو کر ہی رہتی ہے
بارُود بن کر پھٹتا ہے
موج بن کر اُبھرتا ہے
نخلِ بہار بن کر اُگتا ہے ـــ اور
حق کی تقدیر بن کر
باطل کی تدبیر پہ چھا جاتا ہے

حق

جب بھی حقیقی روپ میں جلوہ گر ہوا
تنہا باطل سے ٹکرایا
کسی کثرت کو خاطر میں نہ لایا
جمعیّت سے ہرگز نہ گھبرایا
زر و جواہر کو ایک ہی ٹھوکر سے ٹھکرایا
موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرایا
اور ـــ
خالقِ کون و مکاں نے
اسے ابدی حیات کا
مژدۂ جانفزا سنایا۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۷۲۲

بندہ ہر شے بن کر جس بھی روپ میں پرگٹ ہونا چاہے ہوسکتا ہے۔

مگر پہلوان

پہلوان کے لیے جسم ضروری ہوتا ہے۔ محض دعویٰ نہیں

۴۷۲۳

بعض مقام پہ بعض قسم کی بعض باتیں ہر وقت نہیں کی جاسکتیں وقف و مخصوص ہوتی ہیں۔

۴۷۲۴

بعض عجیب و غریب قسم کی زندگی ہوتی ہے۔
ہر کوئی ہر وقت ہر قسم کی بات کا نہ متحمل ہوتا ہے نہ مجاز

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۱۹

جب کسی طالبعلم کے نوخیز دماغ کو غیر ذمہ دار غیر تعلیمی ماحول میں مصروف کیا گویا تونے ہی اس بیچارے کو ناکام کیا۔ یاحي یاقیوم

الحمد للحيّ القیوم
فالله خیرالرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۲۰

جلیل

جب کسی پہ نقطہ لگادیتا ہے

ذلیل بن جاتا ہے۔

الحمد للحيّ القیوم
فالله خیرالرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۲۱

قدیم زمانے کے بادشاہوں کے شاہی نوادرات

نایاب عجائبات ، لعل وجواہرات

اور دورِ حاضرہ کے سب مصنوعات

الحمد للحيّ القیوم
فالله خیرالرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۲۲

ہم جھوٹ غیبت چغلی اور حسد ہی کے مارے ہوئے ہیں۔ اگر ان مذموم ترین افعال سے باز رہتے تو کیا خوب ہوتا۔ بے شمار علم و حکمت کے حامل ہوتے۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

بڑے میاں کسی کو کیا معلوم کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں غیبت کرتے ہیں چغلی کھاتے ہیں اور حسد کرتے ہیں۔

بولے یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے یہ سب کچھ تیرے اپنے ہی چہرے سے نمایاں ہوتا ہے۔ کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لاکھوں کے مجمع میں پہچانا جاتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۸۲۳

تیرے چہرے کی رونق اور آنکھوں کی مستی تیرے دو بہترین شاہد ہیں۔ بال بال رقص کناں

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِيم

تیرے جبن و کسل و بخل کی نحوست تیرے جسم و جان ہی پہ طاری رہتی ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِيم

سارے بازار میں کھڑے ہو کر بندے بندے کو دیکھ
ہر بندہ اپنے ہی اندر کا آئینہ دار اور اپنی ضمیر کا ترجمان ہے

يا حي يا قيوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِيم

۷۸۲۴

آج کا یہ دن

پھر کبھی لوٹ کر واپس نہیں آنا

یہ دن تیری زندگی کا کامیاب دن ہو

یاحي یاقیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

حضرات! یہ بندہ اپنی موت کی تیاری میں مصروف ہے اس کا وقت بے حد قیمتی ہے۔ دم بھر کے لیے بھی کوئی دم ضائع نہ کریں۔ (شکریہ)

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

کیا تجھے قبر کے عذاب سے ڈر نہیں آتا اور کیوں نہیں آتا یہی تو ایک ڈرنے کی چیز ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۸۲۵

مہاجر الی اللہ، بے وطن، راہگیر، مسافر۔
ماسوا سے ہر غرض وغایت سے بے نیاز ماشاء اللہ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيم

پیری مریدی طریقت کا اعزاز ہے۔
کمال عزّت
کمال ہتک
با مراد بامراد

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيم

۴۸۲۶

توجّہ۔ کسی کی بھی ہو تاثیر رکھتی ہے۔

۴۸۲۷

آنکھ سے ٹپکا ہوا آنسو خاک میں رُل جاتا ہے
پھر کبھی آنکھ میں نہیں سماتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۸۲۸

چنا سب اناجوں سے مضبوط اناج ہے اور گھوڑا ہی اسے پچاسکتا ہے ہر کوئی نہیں۔

۴۸۲۹

لسّی کسان کی جیون بوٹی ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۸۳۰

الرَّحمٰنُ فَسۡئَلۡ بِہٖ خَبِیۡرًا ؕ (الفرقان: ۵۹)

وہ رحمٰن ہے پوچھ اس سے جسے کہ (اس کی) خبر ہے۔

یعنی جب نام شاہ دا پتہ لگے راہ دا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡم

۴۸۳۱

قریب کی تشریح قریب ہے اور قریب وہ ہوتا ہے جو دُور نہ ہو، دیکھ سکتا ہو، سُن سکتا ہو اور بول ......

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡم

۴۸۲۰

ہوائیں خود سر نہیں ، حکم الٰہی پہ مامور ہیں
جہاں جانے کا حکم ملتا ہے، چلتی ہیں
کہیں وادیِ ارم کے گلستان میں گل کی کلی سے سرگوشی
کہیں ریگستان کی دھندلی ہواؤں میں غبار
اور یہ سب قسم کی ہوائیں
بندوں ہی میں سے گزر کر بندوں تک پہنچتی ہیں
بعض روح کے لیے مژدہ جانفزا
بعض روح فرسا
دونوں حکمت الٰہیہ پہ مبنی ماشاءاللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۲۱

خودی جب بے خود ہو کر ساحل سے بحر میں کودتی ہے، تلاطم برپا کر دیتی ہے پھر کسی بھی شے کو بچا کر نہیں رکھتی اپنی جان کو بھی نہیں زندگی کو داؤ پر لگا دیتی ہے
کشتی کی تدبیر ایک حیلہ ہے، عزم ہر شے کو بالائے طاق رکھ کر توکلت علی اللہ بیڑے ٹھیل دیتا ہے اور تقدیر نے کبھی اسے نہیں ڈبویا ہر حال میں عزم کی لاج رکھی۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۲۲

بیعت کی اصل بیعتِ رضوان ہے
بیعت پہ تسکین نازل ہوتی ہے اور
یہ اللہ کا وہ وعدہ ہے جو کبھی خلاف نہیں ہوتا
بیعت کر اور بیعت کا ظہور دیکھ
بیعت پہ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی
بیعت رہتی دنیا تک قائم ودائم رہتی ہے
بیعت کا تذکرہ اللہ اپنے نیک بندوں کی
زبانوں پہ جاری رکھتا ہے
کبھی فناہ ہونے نہیں دیتا
کسی ایک امر ونہی کی بیعت کر
ایک بیعت ایک تذکرہ ہوتا ہے ماشاءاللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۸۲۳

بیعت پہ ثابت قدم رہ

بیعت پہ ثابت قدمی ایک دھوم مچا دیتی ہے

کیا تو نے دلی والوں کو نہیں دیکھا کہ جب انہوں نے بیعت کی
تو ساری دنیا میں دھوم مچ گئی

یہ تھی اُن کے گھر کی محفل
طلوعِ آفتاب سے پہلے ان کا استقبال ہوا، کمال گرم جوشی سے
ہُوا بڑی آب و تاب سے ہوا اور پورے جوبن سے ہوا
یاحضرت، کیا یہ کوئی اور بیعت ہے جس کا تذکرہ کیا جا رہا ہے؟
جی ہاں۔ اھلاً وسھلاً۔ مرحبًا مبارکًا مشرفًا
اور وہ عزم بالجزم کی بیعت ہوتی ہے، کسی بھی حال میں کبھی نہیں ٹلتی
پہاڑ ہل سکتا ہے، دریا رخ بدل سکتا ہے اور بھی جو کچھ کہیے ہو سکتا ہے

لیکن

فاستقم کما امرت کے امر کے تحت اللہ کے بندے جلیے جی
کبھی قول سے نہیں پھرتے اور وہ اصلی بیعت ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۲۴

بیعت کرنے والا جب قول سے پھر جاتا ہے، گر جاتا ہے پھر کرتا ہے پھر گر جاتا ہے۔

بیعت ایک قول ہے جب تک ثابت قدم نہیں رہتا، برکات کا نزول نہیں ہوتا۔ قول سے پھرنا اور بار بار پھرنا بھی ایک جدّوجہد ہے۔ کسی نہ کسی دن اس کے حال پہ ترس آہی جاتا ہے۔

دنیا کے مانے ہوئے قول شکن کو اوڑک اپنی رحمت کے پاک پردوں میں چھپا لیتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنَا بِسَتْرِكَ الْجَمِیْل

کذب کو صدق میں تبدیل فرما دیتے ہیں۔

کسی کاذب کو صادق بنا لینا ان کے لیے ایک دم بھر کی بات ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۲۵

یا حضرت بیعت کا کما حقّہٗ اجرا نہیں ہوا
بیعت جب عزم صمیم کا زرہ بکتر پہن کر
رن میں اترتی ہے فرشیوں کو دنگ کر دیتی ہے
عرشیوں کو انگشت بدندان
کسی کے روکے کبھی نہیں رکتی۔
سیلاب کی طرح ہر شے کو بہالے جاتی ہے۔
جہاں بھیجا جائے۔ آن کی آن میں سر کے بل پہنچ جاتی ہے،
جو کرنے کا حکم دیا جائے، بجا لاتی ہے
نہ گھبراتی ہے، نہ شرماتی
خاکروبوں کی خاکروبی
بھٹیارن کا بھٹ
مردار کو مرگھٹ میں پہنچانا
سرِ بازار بکنا
سرِ راہ لٹنا

بات بات پہ جھڑکی اور ہر بات پہ دھمکی
ترش روئی اور درشت خوئی کو کبھی خاطر میں نہیں لاتی
ہر تحسین و تنقید کو بے نیازی کی بقچی میں بند کر لیتی ہے

اور یہ بیعت کا وہ سرمدی خمارہ ہے۔
جو کبھی نہیں اترتا، یہاں تک کہ موت کے بعد بھی نہیں
ابدالاباد جاری رہتا ہے۔ ماشاءاللہ

یہ بیعت جو شب و روز جاری رہتی ہے، رسمی ہے
اگرچہ یہ بھی فیوض و برکات سے خالی نہیں

اللہ کو مان

اور

بندے کو پہچان

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۸۲۶

ندامت بھی گناہ کا ایک امید افزاء کفّارہ ہے.

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيمْ

۴۸۲۷

غلطی مان ، بہانہ ساز مت بن

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيمْ

۴۸۲۸

تائب کو طعنہ مت دو

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيمْ

۴۸۲۹

دُھوپ میں بیٹھنا بھی اس منزل کا ایک جزو ہے

ہر پودا دُھوپ ہی میں نشو و نما پاتا اور ہر میوہ دُھوپ ہی میں پکتا ہے۔
گویا سورج کی کرنیں نباتات کی زندگی ہیں
جسے سورج کی کرنیں نہیں پہنچتیں کملا جاتا ہے
مرجھا جاتا ہے۔
نہ ٹھکتا ہے نہ مہکتا
اور ٹرک مٹّی ہی میں مٹّی ہو جاتا ہے
روشنی اور صفائی زندگی کے دو شاہ مہرے ہیں
اندر باہر دونوں یکساں، ماشاء اللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۸۳

دھوپ ایک فیض ہے
اپنے فیض سے محروم نہیں رکھتی
جسم کے فاسد مادے کو پسینہ بنا کر
خارج کر دیتی ہے اور یہ صحت ہے
ایر کنڈیشنڈ صحت کے منافی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۳|ا

پہلی نظر، آخری نظر ہوتی ہے۔
جو پہلی میں نہیں جچتا
آخری میں بھی نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۳۲

الکھ فقیروں کا ناد ہے

الکھ جاگے ، بلا بھاگے

نادبجانا

الکھ جگانا

دھونی رمانا

فقیروں کی بندگی

لیکھ جگانا ——— اہل کرم کی وسعت

منعم کو مجبور مت کر

الکھ جگائے جا

دھونی رمائے جا

بھید چھپائے جا

بھیس کو بدنام مت کر

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۸۳۳

آدمیت کی تحقیر کا تماشا

شب و روز دیکھنے میں آتا ہے

صدا لگائی

آباد رہو

پرواہ تک نہ کی۔ جوں تک نہ رینگی

رکا

ٹھہرا

لوٹ گیا..... تونے اس کی غربت دیکھی غیرت نہ دیکھی ۔

اہل کرم پچھتایا

کیوں لوٹایا

بھاگا بھاگا آیا

اسے نہ پایا

فقیروں کا جمگھٹ ، گھڑی دو گھڑی

شرابیں تری ، بادہ خانے ترے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۳۴

ہر کوئی سوچتا ہے
میں اس سے کیا کام لے سکتا ہوں۔

یہ سوچو

میں اس کے کس کام آسکتا ہوں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۸۳۵

اے او جینے والے نوجوان!
ہانسے ہانسے جی ۔ بھاویں ایک دن جی
بندہ بن کر جی اور جی بھر کر جی

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۸۳۶

جو بندہ اپنی نفی کر لیتا ہے ہر شے کی نفی کر دیتا ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۳۷

نفس جب روح سے
اتحاد و
اتصال و
ارتباط
کر لیتا ہے
ایک بن کر ایک ہو جاتا ہے
دم بھر کی دوری نہیں رہتی

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۳۸

اسے بار بار دیکھ اور خوب غور سے دیکھ
تیری دنیا دین ہی کے رنگ میں رنگی ہو
اور ساری کی ساری رنگی ہو
یہ رہبانیّت نہیں، عین اسلام ہے
روح بھی کہیں تو بے جا نہیں

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۳۹

جو کسی کا پیغام دوسرے تک پہنچاتا ہے۔
پورا نہیں پہنچاتا۔ کچھ نہ کچھ کمی بیشی ضرور
کر دیتا ہے۔

اور

یہ افراط و تفریط ــــ مصلحتاً یا فطرتاً

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۴۰

زندگی کی کوئی بھی منزل
جب تابناک ہونے کو ہوتی ہے
خطرناک ہونے لگتی ہے
حالات منزل پہ چلنے کو مجبور کر دیتے ہیں
اور وہ عین حکمت ہوتی ہے
آزمائش کی منزل جب گرم تر ہو جاتی ہے۔
ہست و بود سے بے نیاز ہو جاتی ہے
آوی کی منزل کٹھن تر ہوتی ہے

لیکن

جب پک جاتی ہے، رفتہ رفتہ سرد ہونے لگتی ہے
دیکھنے میں کرب عظیم
حقیقتاً فضل عظیم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۴۸

بپھری ہوئی لہروں کا الٹ پلٹ کر گرداب سے ٹکرانا مجر کی زندگی ہے اور عزم کسی منجدھار کو کبھی خاطر میں نہیں لاتا ،

توکلت علی اللہ سفر جاری رکھتا ہے۔

تدبیر جب مات کھانے لگتی ہے ، تقدیر مسکرانے لگتی ہے

ہاتف نے کہا کہ ؛

میں نے عزم کو کبھی نہیں ڈبویا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۴۲

عــزم

جب بھی نکلا
اللہ ہی کی حمایت میں نکلا
تن تنہا نکلا

بے سروسامان نکلا
حَسْبُنَا اللّٰه کو مان کر نکلا
نِعْمَ الْوَکِیْل کو جان کر نکلا

اور

اللہ نے بھی عزم کی حمایت کی، پوری حمایت کی، حمایت کی حد کردی ۔ ماشاءاللہ ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیر الرّازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۴۳

عزم ، اللہ کی قوت ہے
اللہ کی قوت کے سامنے ہر قوت ہیچ ہے

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۸۴۴

عزم ، اللہ کی عزت ہے
اور اللہ اسے کسی بھی حال میں کبھی گرنے نہیں دیتا

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۸۴۵

عزم ، اللہ کی قدرت ہے
تقدیر بن کر عازم پہ چھا جاتا ہے ۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۸۴۶

ھچکولے، عزم کی منزل ہے، جان بھی کہیں تو بے جا نہیں۔

ھچکولے نہ ہوتے تو کسی منزل میں کیا کیف ہونا، مُردنی چھائی ہوتی اور

تخلیق کا مقصد فوت ہو جاتا

کسی کی کوئی منزل ہوتی نہ مقام

زندگی میں کوئی چاشنی ہوتی نہ جدوجہد

حرکت ہوتی نہ برکت

اَچھائی ہوتی نہ بُرائی

سوز ہوتا نہ گداز

وصل ہوتا نہ فراق

محبُوب ہوتا مگر محبّت کی تڑپ نہ ہوتی

اگر گھُل گھُل کر گھُلنا نہ ہوتا

تو محبّت کس انداز میں محبوب کے حضور حاضر ہو کر کیا

نذرانہ پیش کرتی اور مُحبّت اپنے مُحب کی کیا

داد دیتی ؟

مُحبّ کی محبت اگر محبُوب کو کھینچ نہ لائے اسے

محبّت کا مقام نہیں دیا جا سکتا

محبّت کا سوز و گداز اگر محبُوب کو ملنے پہ مجبور نہ کر دے

کیا وہ سوز اور کیا وہ گداز

ناقص ، مصنوعی ، بودا اور کسی بھی کام کا نہیں ۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۸۴۷

مومن کا عزم ، کُن فیکون کے مقام پہ قائم ہوتا ہے
مومن کا عزم ، اگر کُن فیکون کے مترادف نہیں ،
کامل نہیں ۔

آبدار تو ہے ، تابدار نہیں
دَم دار تو ہے ، خَم دار نہیں

❋ ❋

تیرے عزم کی لُغت کسی بھی لُغت سے کم تر نہ ہو
بہترین ہو ، جامع ترین ہو ، اعلیٰ ترین ہو
اعلیٰ سے اعلیٰ بھی اس کے پایہ کو نہ پاسکے ۔ اور
عزم کی دنیا میں ایک قابلِ رشک نمونہ ہو ۔ ماشاءاللہ

❋ ❋

تیرا عزم نوک دار ہو اور خم دار

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۴۸

ٹھوکر نے عزم کو جگایا، ہڑبڑا کر اُٹھا
آنکھیں ملتا ہوا آیا، بڑا پچھتایا کہ اتنا قیمتی
وقت کیوں گنوایا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۸۴۹

عزم جب ہار جیت کے مقام پہ پہنچ کر لاپرواہ ہو جاتا ہے
بے نیاز ہو جاتا ہے، شوخ ہو جاتا ہے، بے باک ہو جاتا ہے
انتہائی درجہ کا شوخ اور انتہائی درجہ کا بے باک
کسی اور کی کسی بھی حمایت کو کسی خاطر میں نہیں لاتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۸۵۰

کسی بھی میدان میں
میدان جب تیز تر ہو جاتا ہے
سُجھ بُجھ کی ہوش نہیں رہتی
برائے نام رہتی ہے
کماحقُّہٗ نہیں
اور میدان ہی کے ماتحت
ہر شئے محوِ عمل ہو جاتی ہے
اور یہ انسانی انتہائی محویت کے
ھُو کا عالم ہوتا ہے
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۸۵

دنیائے عزم کی ہر جد و جہد میں
عزم ہی کار فرما ہوتا ہے ، کوئی دوسرا نہیں
عزم غیور ہوتا ہے
جسور ہوتا ہے
کسی اور کی حمایت کا نہ حاجت مند نہ خواہش مند
اپنے سوا کسی اور کو کسی بھی طرح اس جد و جہد
میں کبھی داخل ہونے نہیں دیتا۔
کسی کثرت کو کبھی خاطر میں نہیں لاتا
کسی مزاحمت سے مطلق نہیں گھبراتا
کسی مخالفت سے کوئی خوف نہیں کھاتا
کسی ملامت سے بالکل نہیں شرماتا

تن تنہا میدان میں آتا ہے
حق کا علم لہراتا ہے
باطل سے ٹکراتا ہے
اور آن کی آن میں
بازی لے جاتا ہے
اور یہ سب کچھ
اللہ العلیّ العظیم کے کرم
اور حضور اقدس و اکمل ، اکرم و اجمل
اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی عنایتِ کرم
پہ موقوف ہوتا ہے ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۵۲

تاریخ آدم اور تاریخِ اسلام کی تمام ناقابلِ فراموش داستانیں استقامت ہی کی داستانیں ہیں اور استقامت نبوّت کی اعلیٰ ترین خصلت ہے۔

جو داستان خصائلِ نبوت سے سیراب نہیں، وہ بھی کوئی داستان ہے؟ داستانوں کی دنیا میں کوئی مقام نہیں رکھتی۔
دیو پری کی داستان سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی
لذّت سے بھرپور مگر بے نُور

استقامت چیست؟
کسی امر پہ چٹان کی طرح ڈٹ جانا
بادِ مخالف کے کسی جھونکے کو خاطر میں نہ لانا۔ کچھ نہ بچے نہ بچے، کچھ رہے نہ رہے، ہر شے لُٹ جائے مگر قدم پیچھے نہ ہٹے اور یہ عزم الامور میں سے ہے بچوں کا کھیل نہیں۔

رَبَّنَا ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلَی الصِّرَاطِ ۔ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۸۵۳

کائنات کی تعمیر میں جذبہ کا پہلا نمبر ہے

جس بھی تعمیر میں جذبہ رونق افروز نہیں ہوتا، کامیاب نہیں ہوتا

جذبہ انعام واکرام سے مستغنی بے نیاز ہوتا ہے

اپنے کام کی تکمیل کے سوا کسی اور طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتا

جذبہ معمار پہ سوار ہوتا ہے جب تک اپنا کام ختم نہ کر لے آرام کرنے نہیں دیتا۔

جس بھی قوم نے ترقی کی، ملی تعمیر کے جذبے کے تحت ایک مرکز پہ متحد ہو کر

اور تعمیری جد وجہد میں مصروف ہو کر کی

نہ کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اور نہ ہی فرقوں میں بٹ کر

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۵۴

کسی حال کو دیکھ

حال میں حجّت مت کر

اللہ کے سوا کوئی حال کے حال سے واقف

نہیں ہوتا

حال کے حال میں کبھی مت اُلجھ

بعض حال ایسے ہوتے ہیں، جو ایک بار اس میں الجھ

کر پھر نہیں سلجھتا۔

حال کا نکتہ چیں، حال کی دنیا میں کبھی بحال نہیں ہوتا۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۴۸۵۵

عقل اور جہل ہمیشہ قائم نہیں رہتے
اگر دنیا میں صرف عقل ہی کارفرما ہوتی
جہل کا وجود نہ ہوتا تو عقل کی کیا شناخت ہوتی
عقل و جہل
اپنے اپنے مقام پہ
بدل بدل کر بدلتے رہتے ہیں
جہل جب کسی مقام پہ جلوہ نمائی کرتا ہے
عقل کو دنگ کر دیتا ہے
عقل کی دھار کو تیز کرنے کی سان
جہل ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۵۶

جس طرح تپدق کا مریض کوئی جسمانی کام نہیں کر سکتا، اسی طرح جھوٹ، غیبت، چغلی اور حسد کا مریض کوئی روحانی کام نہیں کر سکتا۔

روحانی کام اللہ کے کام ہوتے ہیں اور اللہ کے کام کرنے والا
جھوٹ نہیں بولتا ، غیبت نہیں کرتا
چغلی نہیں کرتا اور حسد نہیں کرتا

❋

ایک مبصر نے تائید کی کہ وہ تین سو ساٹھ آدمیوں کی بابت کچھ بھی کہنے کی جسارت نہیں رکھتا البتہ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا آدمی ہو جو کلیتاً حسد سے پاک ہو

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۲۸۵۷

کام کرنے والے بات بات پہ ٹوکا کرتے ہیں اور
بات بات ہی پہ سراہا کرتے ہیں — گویا
کام ہی کی بدولت ٹوکا کرتے ہیں اور کام ہی کی
بدولت سراہا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۲۸۵۸

بات غور سے سنا کرو

بعض باتیں، باتوں کا حاصل ہوتی ہیں اور سنہری حروف سے
لکھنے کے قابل، بولتے بولتے بولی جاتی ہیں۔ دوبارہ بولیں تو
بولی نہیں جاتیں۔ حقیقت فوت ہو جاتی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۸۵۹

عام زندگی عام ہوتی ہے۔ زندگی جب عہد و پیمان کی پابند ہو جاتی ہے، خاص ہو جاتی ہے۔ خاص الخاص، ماشاءاللہ! یاحیّ یاقیوّم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۶۰

مرنے والا اور مرنے سے پہلے مرنے والا ہی مرنے کا عارف ہو سکتا ہے، زندہ نہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۶۱

حقیقت جب بھیس بدل کر جلوہ افروز ہوتی ہے، کسی بھی روپ میں بے حجاب نہیں ہوتی۔ نہ ہی کسی حال میں پہچانی جاتی ہے جیسے ان کی مجلس میں ان کا ہمجلیس

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۶۲

بعض چیزیں بعض مقام پہ ناپید ہوتی ہیں جیسے کسان کے گھر قلم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۶۳

فضائی پرندوں کو پنجروں میں بند کرنا ـــ قید نہیں تو کیا ہے ؟

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۶۴

نظر کی شفا ـــــــ اصل دوا

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۶۵

مقالہ چند الفاظ پہ مشتمل ہوتا ہے ۔ باقی عبارت

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۶۶

آب و دانہ ہر ذی روح کو مل ہی جاتا ہے۔ علم و حکمت مومن کا رزق ہے۔ اس رزق کی تلاش کر

عشق و رقت مخصوص رزق ہے اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم ہی اس کے قاسم، قاسم الخیرات الحسنہ ہیں۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ !

جو رزق عنایت کیا جاتا ہے۔ عین فیاضی سے دیا جاتا ہے۔ تاخیر میں حکمت ہوتی ہے، ملول مت ہو

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۶۷

مفکّر کبھی فارغ نہیں ہوتا، بے حد مصروف ہوتا ہے، جو فارغ ہے مفکّر نہیں۔

اسی طرح اہلِ ذکر۔ ذِکر ہی میں مشغول

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۶۸

شان ــــــــــ آنی جانی
آتی ہے گزر جاتی ہے ــــــ متغیّر و تبدّل
آن ــــــــــ اٹل
ش سے شان میں کوئی فرق نہیں پڑتا
آن ۔ پھر بھی جُوں کی توں قائم رہتی ہے
مَردانگی کے تمام جوہر آن ہی میں پنہاں ہیں
شان ــــ برگ و بر
آن ــــ جڑ
عزّت کی غیرت اور غیرت کی عزّت کا ایک دوسرے سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔
ع اور غ میں ایک نقطہ ہی کار فرما ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۶۹

مقالاتِ حکمت میں مستغنی و بے نیاز اور محو و منہمک کی صفات کو بار بار دہرایا گیا ہے

*

مستغنی وہ ہے جو ہر تحسین و تنقید سے بالاتر اور انعام و دشنام سے لاپرواہ

*

بے نیاز وہ ہے جو کسی کی نیاز مندی کی مستی میں ماسوا سے بیگانہ رہے

*

محو وہ ہے جو لگن کی مگن میں مستغرق، پس و پیش سے بے خبر

*

منہمک وہ ہے جو اپنی منزل پہ پوری توجہ سے گامزن ہو دم بھر کو بھی نہ رُکے

یہ چاروں خصائل زندگی کی کامیابی کے اُمّ الخصائل ہیں زندگی جب تک ان خصائل سے بہرہ ور نہیں ہوتی جدوجہد کے باوجود بے نیل مرام ہوتی ہے۔

*

کاروانِ ہستی جب مستی کا استقبال کرتا ہے تو وہ غنا بے نیازی، محویت اور انہماک ان سب پہ چھا جاتا ہے۔
دُنیائے ہست و بُود میں ایک فقید المثال باب کی تمہید اور ایک عدیم النظیر داستان کا جلی عنوان بن جاتا ہے جس کی گہرائی و گیرائی نہ کم ہوتی ہے نہ ختم۔
رہتی دنیا تک اس کا تذکرہ دلوں میں باقی رہتا ہے اور زبانوں پہ جاری

ما شاءَ اللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۷۰

غریب سکڑ کر نکلتا ہے، امیر اکڑ کر۔ سکڑنا انکساری اور اکڑنا کبر کی علامت ہے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ!

غریب کو انکساری وراثت میں ملی اور امیر کو سالہا سال کی ریاضت کے بعد، غریب کے مطابق پھر بھی نہیں۔ ہنوز نامکمل

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

۴۸۷۱

اخلاص جب دریائے وحدت میں غوطہ زن ہو کر ڈبکیاں مارتا ہوا ساحل پہ اترتا ہے، سوز و گداز کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

۴۸۷۲

بڑے میاں آتے جاتے ہیں۔ جب بھی تشریف لاتے ہیں کوئی نہ کوئی اُمید افزا جانفزا خبر سناتے ہیں۔ فرمایئے کہاں تک پہنچے، کہاں کی سیاحت کی؟ کوئی مطلب حل ہوا؟ فرمانے لگے کوئی نہیں میں نے ساری دُنیا میں تین ہی چیزوں کی سیاحت کی ابھی تک کوئی بندہ ایسا نہیں ملا جو اپنے علم پہ عمل کرتا ہو، ایسا بھی کوئی نہیں دیکھا جو اللہ کے دین کی آڑ میں دنیا نہ کماتا ہو اور فقر کی خدائی فتوحات کو ذاتی تصرّف میں لاتا ہو۔ ہر مقام پہ دیکھنے کی چیز تو شیطان ہوتا ہے کہ اس وقت اس مقام پہ کس انداز میں کیا کام کر رہا ہے

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

۴۸۷۳

تیری دعوۃ و تبلیغ کی جدوجہد ہمہ وقت جاری رہے ہر شعبہ میں کارفرما ہو، کالج میں، سکول میں، دفتر میں، دکان میں، چرواہے کی چراہ میں، اور شام کے بعد بیہودہ مجالس کی سجاوٹ میں۔ ریل میں بھی، جیل میں بھی، سینما کے دالان میں بھی، کھیل کے میدان میں بھی۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۷۴

جب وہ ہار جیت کے میدان میں ہارتے نظر آنے لگے۔ کمانیں کھینچ کر اُٹھے، گرزیں تھام کر اُٹھے اور کائنات کی ہر شے اس داؤ پہ لگادی لعل و جواہر تو ہوتے ہی کیا ہیں، ہرتے ہرتے ایک ایک کر کے ہر شے ہرادی۔ ایک آن باقی تھی، آن کی آن میں آن کی بازی لگا دی۔ جب عزم نے دیکھا کہ وہ کسی بھی طرح ٹلنے کے نہیں میدان میں اُتر آیا اور ہر تول کو جتا دیا۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ:

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۸۷

جنّات و شیاطین کے نرغے کو کوئی جوان ہی توڑ سکتا ہے اور کوئی ماں کا لال ہی اسے پچھاڑ سکتا ہے۔ ہر کوئی نہیں۔
اور یہ شرف اللہ نے آدم زاد ہی کو بخشا ہے۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

جس راہ سے جوان گزر جاتا ہے،
شیطان کے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں۔
ماشاءاللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذُوالفضلِ العظیم

۴۸۸

نَحنُ اَقرَبُ

قربان جاؤں اس جوان کے جس نے نحن اقرب کے گھنڈ کو اتارا اور اس کے بھی قربان جائیں جس نے کہ ساری عمر اسی جدوجہد میں گزاری۔ کھوج میں دیوانہ جب پائے تو مستانہ

*

کسی کو آتے ہی دن کسی کو جاتے دن

*

البتہ جب بھی کسی کو اسے اتارنے کی توفیق ملی، حیات و ممات کی قیود سے بالا ہو کر ملی۔

*

نحن اقرب کا جو حال سنّت مطہرہ پر پورا نہیں اُترتا غیر معتبر ہے

*

یہ سب کچھ اللہ ہی کے دین کی دعوۃ و تبلیغ کے لیے ہوتا ہے جسے دین کی تقویت نہیں پہنچتی اہلِ فن کے نزدیک عقیم ہے سقیم ہے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضۡلِ الۡعَظِيۡم

۴۸۹

نَحنُ اَقرَبُ کے خیال میں ہمہ تن و
من کلیتاً خاموش رہنا اور خاموشی
پہ ثابت قدم رہنا ایک مایہ ناز حال
اور سلوک کی تمام منازل اس قول
ہی پہ ثابت قدم رہنے کی پابند ہیں

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خيرا لرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۸۹۰

نَحنُ اَقرَبُ کی منزل ، کبھی ہست و بود ۔ کبھی نیست و نابود ۔ کبھی کچھ بھی نہیں ، کبھی سب کچھ ، کبھی قریب تر ، کبھی دُور

*

فقر قرب و بعد سے مبرّا ۔ ہر قسم کے درجات و مقامات و خطابات و القابات سے بری الذمہ کسی بھی شمار میں شمار نہیں کیا جاتا ۔ جب تمام علائق سے منقطع ہوا ۔ موصل الی اللہ ہوا ۔

*

کوئی بندہ جب ایک بار مر جاتا ہے پھر کبھی دنیا میں زندہ نہیں ہوتا ۔ اللہ اگر کسی مُردے کو زندگی بخش دے پھر وہ زندگی اللہ ہی کے لیے وقف و مخصوص ہوتی ہے کسی بھی طرح کسی اور کام میں مصروف نہیں ہوتی ۔

جب تک کوئی زندہ مُردوں کی طرح مُردہ نہیں ہوتا ، مُردہ نہیں کہلاتا ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۸۹۱

جب تک باہر کے دروازے بند نہیں ہوتے اندر والے نہیں کھلتے

❋

دروازے بند کرو کسی نامحرم کو کبھی اندر داخل مت ہونے دو

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

❋

اللہ معی اور اللہ معی کے محبوب کے خیال میں محو و منہمک رہنا ، نہ کچھ سننا نہ کچھ کہنا اور جس بھی حال میں رکھے راضی رہنا

نَحنُ اَقرَبُ کی ایک تشریح اور فعال لّما یرید کی عملی تفسیر ہے ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹۲

نَحنُ اَقرَبُ عام ہے۔ ایک قول ہے
نَحنُ اَقرَبُ کا ظہور وریٰ الوریٰ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۸۹۳

یہ کل کائنات کے مالک ہیں۔ اور یہ حبیب
خود ہی فرمائیے مالک و محبوب میں کیا کچھ نہیں ہوتا!

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۸۹۴

اپنے رازق کو پہچان اور قاسم کو بھی
میرے قاسم، قاسم الخیرات الحسنہ
دھوون نہیں، مجھے موتی دان کرتے ہیں۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۸۹۵

حدبندی کوئی معمولی بات نہیں ۔ ارض و سما کی طنابیں حدبندی ہی پہ قائم ہیں ۔ حدبندی کی محافظت کا اکرام ۔ فرض جان ۔ کسی حد کو مت توڑ جس نے بھی کسی حد کو توڑا ۔ حد نے حد کے محاسبے کے لیے سدّ کر دی

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹۶

بیوپار ایک سٹّہ ہے لیکن مزدور کی قسمت کبھی نہیں جاگتی ، جُوں کی تُوں رہتی ہے ۔ بیوپار میں بیوپاری کو منہ مانگا نفع ہوتا ہے ، لیکن مزدور کی اُجرت میں اضافہ نہیں ہوتا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹۷

میں کروڑپتی ہوں ، خربوزے کی ایک پھانک کو ترس رہا ہوں
اپنی خواہش کے مطابق کچھ بھی کھا پی نہیں سکتا

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹۸

کھانے کی نالی میں جب کوئی بد پرہیزی کی جاتی ہے
ہتھو آجاتا ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۸۹۹

ہزاروں من خربوزے بکے ، کھائے اور پھینک دیے
بیجوں کو جگہ جگہ سے اور ہر جگہ سے اکٹھا کرنا دھونا سکھانا ، پھر
منڈی لے جا کر بیچنا
میرے نومسلم راجپوت برادران کے بچّوں کا طیّب رزق نہیں
تو کیا ہے ۔ اللہ کرے یہ در در کی ٹھکرائی ہوئی مخلوق جو کسی بھی گنتی
میں شمار نہیں کی جاتی کسی دن ایک کسی بلند مقام پہ مکین ہو ۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۸۸۸

تاریخِ عالم کے اوراق اولادِ آدمؑ کے نو بنو، اور نوع بنوع واقعات سے مزین ہیں۔ ان میں سے اکثر واقعات نہ صرف انسانی کردار کی عظمت کے امین ہیں بلکہ قیامت تک آنے والی نسلِ انسانی کی رہنمائی کا زندہ جاوید نمونہ ہیں۔ سیدنا **ایوب** علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر نبی تھے۔ ایک بار دریا پہ نہا رہے تھے کہ اچانک سونے چاندی کے سکّوں کی بارش ہونے لگی۔ آپ نے تیزی سے ان سکّوں کو سمیٹنا شروع کیا تو ندا آئی:

ایوّب! کیا تم پہ انعامات کی کمی تھی کہ آپ نے یہ دولت اکٹھی کرنا شروع کر دی۔

کہا، میرے نزدیک یہ بارش سونے چاندی کے سکوں کی بارش نہیں بلکہ تیری رحمت کا اظہار ہے اور میں، اے میرے مولا! تیری رحمت سے کیوں کر بے نیاز رہ سکتا ہوں۔ سیّدنا ایوب علیہ السلام

کی زندگی کے مختلف واقعات میں ان کی ابتلا کا تذکرہ ناقابلِ فراموش تاریخی واقعہ اور عزم و استقلال اور صبر و استقامت کی دنیا کا منفرد تذکرہ ہے۔ تاریخِ عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے صرف فضلِ نبوت سے ہی سرفراز نہیں فرمایا تھا بلکہ دنیوی مال و دولت، آل اولاد اور عزت و توقیر بھی عطا کی تھی۔ ایک بار شیطان نے اللہ کے حضور میں عرض کی کہ مجھے اقرار ہے کہ ایوبؑ تیرے جلیل القدر نبی ہیں لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تو نے انہیں ہر طرح کی آسائش دی ہوئی ہے انہیں کوئی تنگی تکلیف نہیں۔ پھر وہ تیری عبادت کیوں نہ کریں اور شب و روز تیرے ذکر و طاعت میں کیوں نہ لگے رہیں۔ لطف جب ہے جب ان سے سب کچھ لے لیا جائے پھر بھی ان کی زبان تیرے **ذکر و شُکر** میں متحرک رہے میں جانتا ہوں کہ نرم بستروں پہ اللہ اللہ کرنے والے معمولی سی سختی پہ کس طرح تجھے بھول جاتے ہیں۔ **ایوبؑ** کا حال بھی ان سے مختلف نہیں ہو سکتا۔ میں تو یہ بھی کہتا ہوں کہ ان پر معمولی سی تنگی

آئے گی تو دیکھ لینا انہیں ہر شے بھول جائے گی۔ ذرا مجھے موقع دیا جائے تاکہ میں اپنے اس دعوے کا عملی ثبوت مہیا کر سکوں اور ایوبؑ کے ذکر و طاعت کی حقیقت بے نقاب کر دوں۔

اللہ تعالیٰ نے کہا:

جا تجھے کچھ وقت کے لیے مہلت دی گئی۔ تجھے انؑ کے جسم کو ازحد تکلیف پہنچانے اور اپنے دعوے کو صحیح ثابت کرنے کا اختیار دیا گیا۔ تجھ سے جو ہو سکتا ہے کر لے، جو داؤ تو چاہے چلا لے، میرے ایوبؑ کو جیسے چاہے آزما لے لیکن میرے ایوبؑ کے پائے ثبات کو کبھی متزلزل نہ دیکھے گا اور اگر میرے ایوبؑ کے صبر نے تیرا منہ نہ بند کر دیا اور تیرے چہرے پہ خاک نہ ڈال دی تو اسے میرا ایوبؑ نہ کہنا۔

چنانچہ

آپؑ ابتلا میں مبتلا کیے گئے اور تاریخِ ابتلا میں ابتلائے ایوبؑ اور صبرِ ایوبؑ ایک جاوداں مثال بن کر تاریخ کے صفحات میں ایک نئے باب کا عنوان بنے۔ مال و دولت اور آل اولاد

سب آنکھوں کے سامنے رخصت ہوئی۔

جسمِ اطہر آزمائش کی انوکھی صورت سے دوچار ہوا۔ سارے بدن میں کیڑے پڑ گئے۔ چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا دوبھر ہو گیا۔ خوب صورت جسم ایک نیم جان لوتھڑا نظر آنے لگا۔ اس حال میں آپؑ نے اللہ سے دُعا کی کہ

یا اللہ! میرے ساتھ اور جو چاہے ہو جائے لیکن میری زبان تیرے ذکر سے بند نہ ہو

کیڑوں کے باعث لوگوں نے آپؑ کے قریب آنے سے ہچکچانا شروع کیا حتیٰ کہ آپؑ کے دو قریبی اور گہرے دوستوں میں سے ایک یہ کہہ کے الگ ہو گیا کہ نہ جانے ایوبؑ پہ اس کی کس لغزش کی شامت پڑی ہے۔ بہتر ہے اس سے کنارا کشی کی جائے

چنانچہ آپؑ اپنی زوجہ محترمہ کے ہمراہ بستی سے باہر نکل گئے ایک مدّت اس حال میں گزری کہ سوائے اپنی باوفا رفیقہ حیات کے کوئی انسان آپؑ کے قریب تک نہ پھٹکتا تھا۔ آزمائش کے اس کٹھن مرحلے میں آپ کی زوجۂ محترمہ نے جس طرح حقِ رفاقت

ادا کیا وہ جملہ نساء العالمین کے لیے ایک لائقِ تقلید نمونہ اور قابلِ داد مثال ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آپ سیدنا یوسف علیہ السلام کی لختِ جگر تھیں۔ نبی کی بیٹی اور نبی کی حرمِ محترم

جب اپنے نامدار شوہر کی خدمت سے فارغ ہوتیں تو کھانے پینے کی چیزیں لانے کے لیے بستی کی طرف جایا کرتیں ایک روز آپ کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی جس نے کھانے پینے کی چیزیں اس شرط پہ دینا منظور کیں کہ آپ اپنی زلفوں کے بال کاٹ کر اسے دیں۔

اللہ اللہ! اس کی یہ فرمائش نبوت کی کتنی بڑی آزمائش تھی۔ اس انتہا پہ پہنچ کر اب آپؑ کی ابتلا کی منزل ختم ہونے والی تھی۔

سیّدنا ایوب علیہ السلام نے آزمائش کے ہر مرحلے میں ذکر و شکر کی روشن مثال قائم کر کے شیطان کے اس دعوے کی قلعی کھول دی تھی۔

آپؑ اپنی کٹیا میں موجود تھے اور آپؑ کی حرمِ محترم ابھی تک بستی سے واپس نہ آئی تھیں کہ دو باتیں ظہور پذیر ہوئیں

پہلی یہ کہ آپؑ نے اپنی زوجہ محترمہ کی واپسی میں تاخیر پہ غصہ سے فرمایا

میں تندرست ہوتے ہی اسے سو چھڑیاں ماروں گا۔

اور دوسری بات یہ ہوئی کہ آپؑ نے اپنے ٹھکانے سے دور ایک چشمے کا اندازہ لگایا۔ آپؑ نے دیکھا کہ اس میں کالے کوّے گرتے ہیں لیکن جب باہر نکلتے ہیں تو سفید بن کر نکلتے ہیں آپؑ اللہ کے نبی تھے۔ سوچا یہ اشارا حکمت سے خالی نہیں۔

چنانچہ اپنی قابلِ فخر رفیقۂ حیات کی واپسی کا مزید انتظار کیے بغیر خود ہی گھسٹتے گھسٹتے اس پانی تک جا پہنچے اور خود کو اس میں گرا لیا۔

جوں ہی پانی آپؑ کے جسم مبارک سے چھوا آپ فوراً تندرست ہو گئے۔

آپؑ نے ندا سُنی :

قُم قُم یا سَیّد الصّابِرین

دیکھا تو دو افراد کو اپنے قریب موجود پایا۔ آپؑ کے استفسار سے پہلے ہی انہوں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ :

آپؑ پہ سلامتی ہو اور ابتلا میں صبر پہ مبارک۔ میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل۔

اسی دوران میں آپؑ کی زوجہ محترمہ بستی سے واپس آئیں تو آپؑ کو کٹیا میں نہ پایا۔ حیران ہوئیں کہ آپؑ کدھر تشریف لے گئے۔

بالآخر آپؑ کی تلاش میں کٹیا سے نکلیں اور چشمے کے قریب آپؑ کو اس حال میں دیکھا کہ جسم اطہر بالکل تندرست تھا، گویا کبھی علیل ہوا ہی نہ تھا۔ آپؑ کے اس طرح تندرست ہونے پہ وہ ایک عجیب حیرت میں مبتلا تھیں کہ سیّدنا ایوب علیہ السلام کو اپنا عہد یاد آ گیا۔

جبریل علیہ السلام نے آپؑ کو متفکر پایا تو پوچھا :

اس وقت آپ کس سوچ میں ہیں۔

فرمایا اپنی زوجہ محترمہ کو چھڑیاں مارنے کا عہد کیسے پورا کروں جب کہ میری علالت میں ان کی خدمت عمدہ ترین سلوک کی مستحق ہے۔

جبریل علیہ السلام بولے یہ بھی کوئی مشکل امر ہے۔ آپ سو تنکے لیں۔ انہیں ایک رسّی سے اکٹھا باندھ لیں اور پھر یہ جاروب ان کے جسم پہ آہستہ سے صرف ایک بار پھیریں گویا آپؑ نے انہیں سو چھڑیاں مارنے کا عہد پورا کر دیا۔

پھر آپؑ نے محسوس کیا کہ میری زبان پہ ابھی تک دو کیڑے موجود ہیں۔

آپؑ نے ایک کیڑا اٹھوکا تو وہ شہد کی مکھی بن گیا اور دوسرا

جونک

اللہ اللہ! اور دونوں باعثِ شفا۔ ماشاء اللہ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۸۹

ابتلائے نبوت کا کوئی بھی حال کسی نہ کسی رنگ میں معروفِ زمانہ ہوتا ہے جیسے۔

سیدنا ایوب علیہ السلام کی علالت محض علالت نہ تھی، کئی عنایات کا پیش خیمہ تھی۔ ابتلا کے بعد کیسی کیسی نوازشات سے مشرف فرمائے گئے، کیا کیا رنگ دکھائے گئے۔ اللہ اللہ۔ غسلِ صحت کے بعد جسم مبارک بعینہٖ ویسا ہوگیا جیسا کہ پہلے تھا البتہ آپ نے زبان مبارک پہ کیڑے محسوس کیے۔ انہیں تھوکا تو ایک نے شہد کی مکھی بننے کا اعزاز پایا، دوسرا جونک بنا۔ اور دونوں میں حضرت آدم علیہ السلام کی جملہ اولاد کے لیے شفا ہے، ماشاءاللہ!

*

ابتلا کے بعد دلجوئی ربوبیّت کی وہ فطرت ہے جو رب سے لے کر ماں تک جاری رہتی ہے۔ ابتلا کی دلجوئی عین فطرت ہے۔ اگر دلجوئی نہ ہوتی تو ربوبیّت۔ ربوبیّت کیونکر کہلاتی۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۸۹۰

دِل ——— عرشِ عظیم

دِلجوئی ——— صفتِ عظیم

دِلربائی ——— خُلقِ عظیم

اور یہ دو ہی تو کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن کی شرحِ مبین ہیں

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۹۱

طریقت کے کئی پیر ہوتے ہیں

پیر و مرشد

پیرِ عاطفت

پیرِ فیض

پیرِ مجلس . . . . (باقی پھر)

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۸۹۲

تیری کلام میں لاپرواہی کا عنصر حد سے بڑھنے لگا، مزید تجاوزمت کر

✽

حضرت ! لاپرواہ ہر حال میں لاپرواہ ہوتا ہے۔ دنیا و مافیہا کی کسی بھی شئے کی کسی بھی حال میں کوئی پرواہ نہیں کرتا

✽

یہ منزل ـــــ لاپرواہی ہی کی منزل ہے

✽

ہر دور میں لاپرواہ ہی نے بے پرواہ کی تصدیق کی

✽

تیری بے پرواہی سے ، اے او بے پرواہ ! تیری کوئی بھی مخلوق ـــــ خاکی ہو یا نوری ، کیوں کر لاپرواہ ہو سکتی ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۹۳

مُردے کا اِکرام

آپ نے کبھی دیکھا نہیں کہ جنازہ ـــ خواہ کسی کا ہو، جب سامنے آتا ہے تو، فوج ، پریزینٹ آرمز یعنی شاہی سلامی پیش کرتی ہے اور جب تک گزر نہیں جاتا ، گارد پورے اعزاز کے ساتھ ماؤنٹ رہتی ہے ۔

کیا ہماری عام زندگی میں بھی مُردے کا اکرام اسی طرح کیا جاتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں ۔ بلکہ غریب کے جنازے کو کندھا دینے والے گنتی کے چند افراد ہوتے ہیں اور وہ بھی زیادہ تر گھر کے ۔

دوسروں کو اپنے کام کاج سے ہی فرصت نہیں ہوتی ۔ اللہ اللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹۴

بڑے میاں! اللہ کی رحمت کے دروازے بھی کبھی بند ہوتے ہیں؟ کبھی نہیں، ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ اللہ بھی کبھی اپنی رحمت کے دروازے بند کرتا ہے؟ رحمت کے دروازے بندے خود اپنی کرتوتوں سے بند کرتے ہیں اور کرتوتیں بھی ایسی ویسی نہیں، انتہائی درجہ کی اشتعال انگیز۔ جب انتہا کر دی جاتی ہے، کوئی گنجائش باقی نہیں رہنے دی جاتی۔ تب یہ دروازے خود بخود بند ہو جاتے ہیں۔ گویا رحمت کبھی بند نہیں ہوتی ــــ کرتوتیں بند کرتی ہیں

دوسرا پہلو:

اور جب سب سہارے ٹوٹ جاتے ہیں اس کے سوا کسی سے کوئی امید باقی نہیں رہتی، اپنے ہر قصور کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ عذر کی بجائے گناہ کا اقرار کیا جاتا ہے اور جب ندامت پورے طور پر چھا جاتی ہے تب رحمت پھر نزول پہ مجبور ہو جاتی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۸۹۵

دین کی تبلیغ کا تذکرہ سُن !

کہنے والے پہ نکتہ چینی سے چہ حاصل ؟

یہ نہ دیکھ ـــــ کون کہہ رہا ہے

یہ دیکھ ـــــ کیا کہہ رہا ہے

مُبلّغ بھی ایک انسان ہے

عام مسلمان ہے ، نبی نہیں

اس سے گناہ کا سرزد ہونا امکانی ہے۔

ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے مت پڑ

صرف انبیاء علیہم السلام ہی معصوم ہوتے ہیں

ہر انسان نہیں

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيم

۴۸۹۶

توحید

(وحدۃ الوجود)

بندہ جب یہ کہتا ہے کہ میں کرتا ہوں یا یہ مجھ سے ہوا ـــــ پریشانی میں مبتلا کیا جاتا ہے، کوئی بھی بندہ کچھ بھی کرنے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتا اور جب وہ سچے دل سے یہ تسلیم کر لیتا ہے کہ جو کرتا ہے ـــ اللہ کرتا ہے اور جو کچھ بھی ہوا، اللہ ہی کی طرف سے ہوا ـــ شادمان ہو جاتا ہے۔ اور یہ توحید کا وہ سبق ہے کہ جب تک کوئی موحّد اسے ازبر نہیں کرتا قرار نہیں پاتا۔

جو کرتا ہے ـــ اللہ کرتا ہے۔ کسی غیر اللہ کا کوئی وجود نہیں
کون ہوتا ہے جو اس کے کام میں مخل ہو

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۹۷

بڑے میاں!

جب تُو اللہ پاک سے یہ کہے گا کہ میرے پاس ایک دمڑی بھی نہیں، اللہ پاک بھی پھر ہی فرمائیگا کہ اب تیرے پاس کوئی بھی فتنہ نہیں۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۸۹۸

قسمت پہ گلہ مت کر

ہر قدر، مقدور ہے

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۹۱

تیری بے پروائی کے انداز، اے او بے پرواہ! وریٰ الوریٰ
فہم و ادراک سے بالاتر
آزمائش پہ آئے تو بے نیازی کی حد کر دے
درگزر پہ آئے تو بڑے سے بڑا قصور معاف

روایت میں ہے کہ ایک شخص نے ننانوے افراد کو قتل کیا۔ آخر اس کا دل خوفِ الٰہی سے لرز گیا۔ اسے اپنے گناہ پہ از حد ندامت ہوئی۔ وہ توبہ کے ارادے سے گھر سے چل پڑا۔ ایک عالم کے پاس پہنچا اور پوچھا کیا مجھ جیسے گنہگار کی توبہ قبول ہو سکتی ہے، عالم نے بھڑک کر کہا۔ توبہ توبہ، یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تجھ جیسے فاسق و فاجر کو معاف کر دے۔ چل یہاں سے دور ہو۔ کہیں تیری نحوست مجھے نہ لے ڈوبے۔ اس نے طیش میں آ کر اس عالم کو بھی قتل کر دیا اور آگے چل پڑا۔ رستے میں اسے ایک اور شخص ملا۔ اس نے سارا ماجرا سنا تو کہا کہ فلاں بستی میں اللہ تعالیٰ کا ایک مقبول بندہ موجود ہے

اس کے پاس جا اور اس کے سامنے توبہ کر۔ اللہ سے مغفرت کی امید ہے۔ حوصلہ پاکر وہ شخص ادھر چل پڑا۔ ابھی آدھا راستہ بھی طے نہ کر پایا تھا کہ اس کی موت کا وقت قریب آن پہنچا۔ وہ چکرا کر زمین پر گرا اور اس کی سانس اکھڑ گئی۔ اس کی جان قبض کرنے کے لیے عذاب کے فرشتے آ پہنچے اور رحمت کے بھی۔ دونوں اس کشمکش میں تھے کہ اس کی جان کون قبض کرے۔ آخر اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ الٰہی تو ہی فیصلہ فرما اس کا کیا حشر کیا جائے۔ حکم ہوا، فاصلہ ناپ لو۔ اگر وہ اس بستی سے قریب ہے جدھر توبہ کے ارادے سے جا رہا تھا تو رحمت کے فرشتے اس کی جان قبض کریں ورنہ دوسرے۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ وہ سکڑ جائے اور اس شخص کو اس بستی سے قریب کر لے جہاں اسے جانا تھا۔ چنانچہ زمین سکڑ گئی اور یوں اللہ کی رحمت نے مردے کو ڈھانپ لیا۔ اللہ اللہ!

یہ ایک توبہ کی فضیلت ہے کہ تو نے اس کے سارے گناہوں سے درگزر فرما کر اس کی بخشش کے جملہ اسباب فراہم کر دیے حالانکہ اس نے

ابھی توبہ کی نہ تھی، صرف توبہ کی نیت سے نکلا تھا، تو نے اس کی
ندامت ہی کو قبول فرمالیا۔

یہ تیری بے پروائی نہیں تو اور کیا ہے کہ بخشش پہ آئے
تو رحمت کے دریا بہا ڈالے اور انبار در انبار گناہوں کو نظر انداز
کردے ــــ اور

دوسری طرف ــــ

دریائے فرات کے کنارے، اپنے
حبیبِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بیٹی کے بیٹے کو
چلو بھر پانی کے لیے ترسانا، اے او بے پرواہ!
تیری بے پروائی کے سوا اور کیا ہے؟
تیری بے پروائی کے رنگ ــــ رنگا رنگ

نہ کوئی جان سکا
نہ کوئی جان سکے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۹۱۲

معصوم زبانوں پہ جاری، ذکرِ الٰہی کے زنگار رنگ کلمات نہ صرف جلال کی تپش کی شدت کو کم کرتے ہیں، بلکہ اسے مدہم کرتے کرتے جمال میں بدل دیتے ہیں۔

معصومانہ حرکات، بڑے سے بڑے درشت کو نرم بنا دیتی ہیں اور جس چہرے پہ دور دور تک مسکراہٹ کے آثار نہیں ہوتے، بے اختیار کھلکھلا کر قہقہے لگانے پہ مجبور ہو جاتا ہے۔

سختی نرمی میں اور قہر مہر میں بدل جاتا ہے۔

گویا معصومیت کے ظہور سے .... جلال کافور
جمال ظہور

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۹۱۳

زاہد کو پارسائی مبارک! البتہ اس میکدے کی داستان کا جلی عنوان گناہ ہے۔ گناہ نہ ہوتا تو اس مے کدے میں کوئی رونق نہ ہوتی۔ نہ کیف ہوتا نہ سرور، نہ جام نہ مینا، نہ بادہ نہ بادہ خوار، نہ جوش نہ خروش، چاروں طرف ایک مُردنی چھائی ہوتی۔ عشق و رقت اور سوز و گداز کی کوئی داستان تخلیق نہ ہوتی۔ گناہ ہی نے تو اس دنیا کو رنگین بنایا ہوا ہے۔ اگر اس میں گناہ کی آمیزش نہ ہوتی تو دنیا کے کسی بازار میں کوئی چہل پہل نہ ہوتی۔ ارے! ڈھول کے بغیر بھی کوئی میلہ سجتا ہے؟ گناہ فطرت انسانی ہے اور بعض گناہ گار ایسے چُنے ہوئے بندے ہوتے ہیں کہ اللہ ہی اُن کے حال سے باخبر ہوتا ہے۔ کون جانے آج کا گناہ گار کل کا مقبول الاسلام کردار ہو؟

گناہ کو بُرا مان ــــــــ گناہ گار کو بُرا نہ جان

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۱۴

کھتان

سرکاری اور خدائی زمین کا غیر مزروعہ بنجر قدیم رقبہ ہوتا ہے
چھوٹے چھوٹے کھڈوں پر مشتمل ،
کسی بھی کارآمد مصرف میں نہیں لایا جاتا
اگر اس سے فائدہ اٹھایا جائے ،
مالکانہ قبضہ نہیں ، اس کا اکرام کیا جائے ،
تو یہی زمین بے حد مفید ثابت ہو۔ جیسے ......
کسی قطعے کو محض اللہ کے ذکر کے لئے صاف کیا جائے ،
اور نہیں ، تو کسی بیل کے کچھ بیج ہی بو دیئے جائیں۔ کتنی بیلیں
بنیں اور کتنا پھل بغیر محنت کے مفت میں تیار ہو۔

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۹۱۵

شہد میں ہر مرض کی شفا ہے۔

شہد کی مٹھاس ، ذیابیطس کے مریض کو بھی مضر نہیں۔
نیز یہ کہ ____ شہد میں فضلہ نہیں ہوتا۔

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۹۱۶

ایک آدمی نے سوچ سوچ کر سوچا کہ جنگل کی صفائی بھی ایک کام ہے۔ سو اسے ایک ضروری کام سمجھ کر صبح سویرے اٹھتا، تنکے صاف کرتا، بیلوں کی کٹائی کرتا، جھاڑیاں کاٹتا اور درختوں کی کانٹ چھانٹ میں لگا رہتا۔ اپنے تئیں اس کام کا ملازم سمجھ کر ایک بھی لمحہ ضائع نہ کرتا۔ دن رات محنت سے اس نے یہ مقام شیشے کی طرح چمکا دیا۔ اللہ نے اس کی محنت سے خوش ہو کر، ایک بادشاہ کو اس جنگل کی سیر کی توفیق بخشی۔ جنگل میں ایسی صفائی دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ بلا کر پوچھا: کون ہو اور کیا کرتے ہو؟ بولا: میں نے یہ انٹ سنٹ جنگل دیکھا۔ میرے جی میں آیا کہ پرندوں، چرندوں، درندوں اور خزندوں کی یہ دنیا، کسی بھی طرح ایک ریاست سے کم نہیں۔ اس کی صفائی بھی ایک کام ہے ـــــ خدائی کام، چلو اسی کی صفائی کرتے ہیں، سو میں نے اسے آباد کر دیا۔

انعام و اکرام سے لاپرواہ، لگن میں مگن، اس کارکن کے جذبے نے بادشاہ کو بہت متاثر کیا۔ اسے شاہی انعام و اکرام سے نوازکر، باضابطہ طور پر جنگل کی مطلق العنان ریاست بخش دی۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۹۱۷

جب کسی کو ــــ کسی سے کوئی توقع نہ ہو

نہ ہی کسی شفقت کی کوئی امید

اور وہ بالکل ہی بھول چکے ہیں

پھر اُسے ــــ از حد شفقت سے نوازا جائے

کمال مہربانی کا سلوک کیا جائے

تب ــ اِس خلافِ توقع شفقت پہ اُس کی آنکھ سے بے اختیار

آنسو ٹپک پڑتے ہیں اور امتنان و تشکر کے یہ آنسو ــ انتہائی پاک،

سچے اور سُچے، جیسے ــ فرشتوں کا معانقہ

الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۹۱۸

میرے نانا، میری ماں کے لیے عید لاتے، انتہائی سادہ،

انتہائی عمدہ

سوّیاں، گُڑ گھی اور کوئی سا کپڑا

تکلّف سے خالی، تردّد سے دُور، مگر ــــ اپنائیت سے بھرپور

الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۹۱۹

یہ کمانی بھی مشکل ہے ، پکانی بھی
البتہ کھانی آسان ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۹۲۰

کام کی بدولت ــــــــ محبّت
اور کام ہی کی بدولت ــــــــ انعام واکرام

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۹۲۱

حال ہی پہ عنایت اور حال ہی پہ کلام ہوتی ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم　فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۹۲۲

زندگی اور موت کی ازلی کشمکش میں، یوں تو ہزاروں بندے، ہر روز موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں لیکن زندگی کے آخری سانسوں تک، دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے جذبے میں متحرک رہنا ___ ایک قابل داد زندگی ہے اور اسی حال میں مرنا ___ ایک قابلِ رشک موت، ماشاء اللہ اور

دعوت و تبلیغ الاسلام میں سرگرم، **دارالاحسان** کے ایک مخلص کارکن

میاں عالم دین بن خیرالدین (خانقاہ ڈوگراں) اسی طرح کی قابل داد زندگی گزار کر، ایسی ہی قابلِ رشک موت سے ہمکنار ہو کر گویا ایک کونج کی طرح ایک ڈار سے بچھڑ کر، ایک بہترین ڈار میں جا ملے۔ مبارکاً مکرماً مشرفاً

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۴۹۲۳

یادش بخیر مرحوم ایس کے بلوچ سیکرٹری ایریگیشن میرے دوستوں میں سے ایک دوست تھے۔ منگل / بدھ کی درمیانی شب رات ایک بجے بتاریخ ۲۳ مئی ۱۹۸۴ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ آپ کو شام چار بجے شادی خاں عالمانی مسجد کے صحن میں دفنایا گیا۔

آپ کوئی عالم فاضل نہ تھے بلکہ ایک عام انسان تھے۔ اللہ نے انہیں ایک پکی توبہ کی توفیق سے مشرف فرمایا۔ انہوں نے مجھ سے کئی بار سُنا کہ میں حضرت صابر صاحبؒ کے حضور حاضر ہو کر یہ کہا کرتا،

سجن تینڈے در تے پتنگ تھی جلیساں
میں جندڑی وے ڈھولا ھاں ویلاں گھلیساں
دتوئی جام بھر کر کہ شربت غمّ ہے
گیم رُل دکھاں وچ کوئی ایسی رسم ہے

انہوں نے یہ سُن کر وردِ زبان کر لیا۔ اکثر یہ کہا کرتے:

سجن تینڈے در تے پتنگ تھی جلیساں

پھر کہا کرتے ....

سجن تینڈڑے در تے ہیں مٹکا بھر بیساں

ماہنامہ کے لئے نعت لکھی جا رہی تھی۔ وہ یہ نعت سُن کر بیتاب ہو گئے۔ کہنے لگے

"سائیں! مجھے یہ نعت لکھ دو" چنانچہ انہوں نے یہ پوری نعت زبانی یاد کر لی۔ اکثر اُسے پڑھا کرتے اور لوٹ پوٹ ہو جاتے۔

ایک دفعہ سوچا کہ میں گنہگار ہوں، اپنے آقا کے حضور خوُد حاضر ہو کر فریاد کروں۔

چنانچہ بارگاہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور رقت آمیز لہجے میں، بلند آواز سے، انتہائی سوز و گداز سے عرض کرنے لگے۔

تنم فرسودہ، جاں پارا، زہجراں یارسُول اللہ
دِلم پژمُردہ آوارہ زعصیاں یا رسُول اللہ
شب و روز از شکیبائی، زحد گشتم تمنائی
بخلوت سوئے من آئی، خراماں، یارسُول اللہ

چو سُوئے من گزر آری ، منِ مسکیں زنا داری
فدائے نقشِ نعلینت ، کُنم جاں ، یا رسُول اللہ
زکردہ خویش حیرانم ، سیاہ شُد روزِ عصیانم
پشیمانم ، پشیمانم ، پشیماں یا رسُول اللہ
چو اندر نزع در مانم ، رَوَدْ از تن بروں جانم
نگاہ داری تو ایمانم ، زشیطاں ، یا رسُول اللہ
چو بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں
مکن محروم جامیؔ را ، دراں آں ، یا رسُول اللہ

"پشیمانم ، پشیمانم ، پشیمان یا رسُول اللہ " بار بار پڑھتے ۔ نہ جانے اُن کی آواز میں کتنا خلوص ، دل میں کیسا درد اور فریاد میں کیا تڑپ تھی کہ جملہ حجابات اُٹھ گئے ۔ انہوں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تخت پہ بہ نفسِ نفیس جلوہ فرما ہیں اور پُوری شفقت سے اُن کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے ہیں ۔" اور پڑھو ...... اور پڑھو ...... یہ واقعہ خواب کا نہیں ، بیداری کا ہے ۔ چاشت کا وقت تھا ۔ وہ تقریباً نصف گھنٹہ تک یونہی پڑھتے رہے ۔ کوئی سرکاری اہل کار

یا کوئی دوسرا فرد اُن کی محویت میں مخل نہیں ہوا۔

سُبحان اللہ! زندگی کیسے حال میں گذری اور کیسے بہترین فیض سے مشرف ہوئے۔

مبارکاً مکرماً مشرفاً

حضورِ اقدس و اکمل اطیّب و اطہر روحی فدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی خوش نصیب کو بقیدِ حیات جمال جہاں آرا سے مشرف فرمانا حد درجہ کی عنایت ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی عنایت، اگرچہ کسی پہ بھی ہو، کبھی گُم نہیں ہوتی۔ ابدالآباد قائم اور زندہ رہتی ہے۔

یَاحَیُّ یاقَیُّوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۲۴

خوابات کی تاویلات مت کیا کرو،
اگر بُرے ہوں، بیان مت کیا کرو،
بائیں طرف اعوذ پڑھ کر تھوک دیا کرو،

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۲۵

ہر مرد، مرد نہیں ہوتا
۔۔۔۔۔ کا غلام ہوتا ہے

....

زن کا غلام کسی بھی شعبہ میں مرد منصور نہیں ہوتا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۲۶

یہ شرف، اللہ نے مرد ہی کو بخشا ہے
کہ مرد ہی سے مرد پیدا ہوتے
اور پروان چڑھا کرتے ہیں۔ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۲۷

بڑے میاں !
مردوں کے سروں پہ سینگ نہیں ہوتے....
تمکنت کی ہیبت طاری ہوتی ہے۔ یاحیّ یاقیّوم
الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۲۸

ایسی حیات، جو ممات کی زد میں ہو،
ابدی نہیں...... فانی ہوتی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۲۹

بعض کام ایسے اہم ہوتے ہیں، کہ موت سے ہمکنار ہو کر ہی کئے جا سکتے ہیں، زندگی میں نہیں، اور

موتوا قبل ان تموتوا

کی زندگی، ماشاء اللہ،

بارک اللہ، ابدی ہوتی ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۹۳۰

طریقت الاسلام کی تمام منازل کا نچوڑ موتوا قبل اَن تموتوا اور اس مقام پہ کھڑا نا اور ثابت قدم رہنا۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر مشکل سے مشکل منزل اور ہر افضل سے افضل کام ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۹۳۱

نفس ، کسی کا بھی ہو ،
حرام ہی کی طرف متوجہ رہتا ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضۡلِ الۡعَظِیۡم

۴۹۳۲

نفس کا میلان
حرام ہی کی طرف رہتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضۡلِ الۡعَظِیۡم

۴۹۳۳

گنہگار روتا ہے
نیکوکار ہنستا ہے اور
رونا ہنسنے کی کبھی برابری نہیں کر سکتا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضۡلِ الۡعَظِیۡم

۴۹۳۴

شریک مت بن، معاون بن
شرک ظلم عظیم اور معاونت احسان عظیم ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۳۵

ہستی کا "ھستی" سے ٹکرانا شرک ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۳۶

کِسی ہستی کا کِسی "ھستی" کے
مدِمقابل ہونا...... شرک،
عین شرک، شرک تام

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۳۷

جب تک ایک، دوسری کو ہرا نہیں لیتی، کشمکش جاری رہتی ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۹۳۸

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نے فقرالی اللہ کی تعظیم کو ہمیشہ قائم رکھا۔ ماشاء اللہ
شیکسپیئر نے بھی فقر کے ترک کے کئی ایک نمونے پیش کرنے کی جسارت کی لیکن ہریش چندر کو مات نہ کرسکا۔
تاریخ نے اس کو تسلیم کیا۔ ماشاء اللہ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۹۳۹

ایسے ہزاروں راجے بنے اور مٹے ....
یہ تذکرہ، کسی راجے کا نہیں، کسی خصلت
کے کردار کے عملی نمونے کا تذکرہ ہے جو رہتی
دنیا تک زندہ رہے گا۔ ماشاء اللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۴۰

راجہ ہریش چندر کا ترک نامی گرامی تھا
فقر الی اللہ نے ہر دور میں اس کو مات کیا
ترک کے بلند ترین مقام کو کبھی گرنے نہ دیا
ترک میں بادشاہ و فقیر کی تمیز نہیں ہوتی،
ہر دو پہ یکساں لاگو ہوتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۴۱

قید خانہ میں ، دو قیدیوں کے خواب کی تعبیر بتانے کے بعد، حضرت یوسف علیہ السلام نے اس قیدی سے، جس کے رہا ہونے اور بادشاہ کو شراب پلانے کی پرانی خدمت پہ بحال ہونے کا خیال تھا، کہا کہ موقع پا کر کبھی بادشاہ سے میرا بھی تذکرہ کرنا۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام کو چالیس سال قید خانے میں رہنا پڑا۔ حالانکہ اگر حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ بات نہ فرمائی ہوتی تو قید صرف پانچ سال میں ختم ہو جاتی۔

واللہ اَعْلم بالصوّاب

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۹۴۲

قول جب تک قائم رہتا ہے، زندہ رہتا ہے
کوئی فنا اِسے فنا نہیں کر سکتی۔

قول ہی نے آدمیت و انسانیت و بشریت کا
بول بالا کیا ہوا ہے۔

قول الثابت زندہ باد
پائندہ باد
تا ابدالآباد ۔ ماشاء اللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیمْ

۴۹۴۳

انسان قول ہی کا تارا اور قول ہی کا مارا ہوا ہے

انسانیت جب قول پہ ڈٹ جاتی ہے، کائنات پر چھا جاتی ہے

قول جب قول سے پھر جاتا ہے، انسانیت پیچ و تاب کھانے لگتی ہے، آدمیت تلملانے لگتی ہے، بشریّت بے خود ہو کر آہ و بکا کرنے لگتی ہے۔

قول.... آدمیت و انسانیّت و بشریت کا وہ زیور ہے جس کی

تاب کبھی ماند نہیں پڑ سکتی، وہ بکتر ہے جس پہ کوئی وار کارگر نہیں ہو سکتا، وہ حصار ہے جسے کوئی پھاند نہیں سکتا۔

قول جب جنم لیتا ہے، ایک نومولود بچے سے زیادہ قوت نہیں رکھتا۔ بچہ فطرت پہ پیدا ہوتا ہے، حرص و ہوا سے بے نیاز، پدرانہ شفقت اور **ماں** کی ممتا اس کا واحد سہارا ہوتی ہے۔ ماں اُسے کسی بھی حال میں کوئی گزند نہیں پہنچنے دیتی۔ ہر وقت ناز برداری اور نگہداشت کرتی ہے۔ لوریاں دیتی ہے، بولنا سکھاتی اور انگلی پکڑ کر چلنے کا گُر بتاتی ہے۔ رونا تو اس کی فطرت ہے، اُسے طرح طرح سے ہنساتی ہے۔ ناز پہ ناز اٹھاتی اور اس کی خاطر ہر تکلیف خندہ پیشانی سے برداشت کرتی ہے۔ پھر جب وہ توتلی زبان میں باتیں کرنے اور لڑکھڑا کر چلنے لگتا ہے، ماں کی خوشی کی کوئی حد نہیں رہتی۔ رفتہ رفتہ، آہستہ آہستہ، ماں باپ کی توقعات کے عین مطابق ایک کڑیل جوان بن جاتا ہے۔ اسی طرح اور عین اسی طرح "قول"........ جب بچہ سے جوان کی صورت اختیار کرتا ہے اور بن ٹھن کر

اکھاڑے میں اترتا ہے، ایک رنگ جم جاتا ہے۔ اپنی قوت کی مستی میں کسی مدِ مقابل کو کسی خاطر میں نہیں لاتا۔
اپنے مخالف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میدان میں آتا اور آن کی آن میں بازی لے جاتا ہے۔

قبول کسی میدان میں کبھی نہ ہارا اور نہ ہی کوئی قوت اسے کبھی ہرا سکی۔ ہر معرکے میں کامیابی کا سہرا قبول ہی کے سر رہا۔

پھر قدرت جب کسی کو اعلیٰ درجہ کی عنایت کے لیے قبول فرماتی ہے تو اُسے کسی نہ کسی ابتلا میں مُبتلا کر دیتی ہے اور وہ زحمت نہیں، اعلیٰ درجہ کی رحمت کا باعث بنتی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۴

اگر کسی میدان میں، اربعہ عناصر کی تمام قوتیں اُس کے خلاف برسرِپیکار ہوتیں تو وہ اکیلا ان سب سے ٹکرا جاتا اور کسی قوت کو کسی خاطر میں نہ لاتا۔

....

اگر کسی میدان میں ـــــ میدان اُڑ جاتا، کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تو قول کی پاسبانی کی قوت کی حمایت میدان میں اترتی اور جنگ کا پانسہ پلٹ جاتا۔

....

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۴۵

قول کی صدائیں کبھی فنا نہیں ہوتیں، ہوا میں معلق اور گونجتی رہتی ہیں۔ جس جذبے کے تحت بولی جاتی ہیں، اسی جذبے کے ساتھ پُوری آب و تاب سے قائم رہتی ہیں۔.......... اور مورخ نے ایسے کسی دلکش عنوان کو کبھی محو ہونے نہیں دیا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۹۴۶

ست حق ہے۔ حق کا ترجمان ہے۔ کبھی نہیں ہرتا اور کبھی نہیں مرتا۔ ست کی آواز ــــ حق کی آواز اور ست جب ستیہ میں جلوہ نمائی کرتا ہے، حق بن کر باطل پہ چھا جاتا ہے اور ستیہ ہی تے جگت کا بول بالا کیا

یاحیّ یاقیّوم

ستیہ کی گرہ جب مضبوط تر ہو جاتی ہے، حق سے بہرہ ور ہو کر حق ہو جاتی ہے۔ **یاحق!**

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۴۷

ست جب ستی سے بغل گیر ہوتا ہے
ملاء الاعلیٰ میں ایک دھوم مچ جاتی ہے،
مبارکاً مکرماً مشرفاً ؛ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحيّ القيّوم فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۴۸

الفی نے الف کو مان لیا

احرام نے ترک پہچان لیا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۶۴۹

آپ کا کرم ، میرے مولائے کریم روحی فدا صلیّ اللہ علیہ وسلّم
جب نوازنے پہ آئے تو ہر حد سے بالا ہو کر
کرم کی حد کر دے ـــــــــــ !

اَللہ اَللہ ماشاء اللہ ـــــ :
طیبہ سے ابرِ کرم کی گھنگھور گھٹائیں
اٹھنے پہ مجبور ہو ہی جاتی ہیں
بَطحَا سے اُٹھ کر
ایک گمنام مقام کی طرف بڑھ کر
ایک سائبان کی شکل میں سایہ فگن ہو کر
رِم جھم رِم جھم برسنے لگتی ہیں
اور اُن کی آن میں جل تھل کر دیتی ہیں
ہر طرف بہار آ جاتی ہے
ہر شے پہ مسرت چھا جاتی ہے

اُمید کا غنچہ کھل جاتا ہے
بے کسی کو سہارا مل جاتا ہے
میرے آقا! آپؐ جہاں کہیں جلوہ افروز ہوتے ہیں
دم بھر میں اُجڑی ہوئی کائنات بسا دیتے ہیں
پَل بھر میں بگڑی کو بنا دیتے ہیں
اور اسی طرح
بنجر قدیم کو گُل و گلزار
اور خزاں رسیدہ کو رشکِ بہار ____!
کوئی بھی اِس فیض گُستری سے محروم نہیں رہتا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۵۰

میرے آقا ! روحی فدا ، جانم فدا صلی اللہ علیہ وسلم
آپؐ کی محبت کے بعض ساز ایسے دلکش ہوتے ہیں
جو وصل و فراق سے بے نیاز ہو کر
زندگی بھر بجتے اور
ابد الآباد قائم رہتے ہیں،
مرحباً مکرماً مشرفاً

ربّنا تقبل منّا انّك انت السّمیع العلیم

سبحان ربك ربّ العزّة عمّا یصفون ○ وسلام علی المرسلین ○

والحمد لله ربّ العالمین ○ اٰمین ○

امروز سعید و مسعود و مبارک جمعۃ المبارک یکم ذیقعدۃ النجیب ۱۴۰۵ ہجری المقدس

ابوانیس محمّد برکتؒ علی لودھیانوی عفی عنہ
المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

صحت نامہ

صفحہ	سطر	موجود عبارت	درست عبارت
۲۵	۵	دی	جمادی
〃	۶	ل	یہ حال
۲۸	۵	رہی	رہیں
۲۹	۶	سبیل ہے	سبیل ہیں
۳۰	۶	ظہور پذیر ہوتا	ظہور ہوتا
۳۳	۱	رکھتی	کھتی
۳۷	۵	ہیں سے	میں "سے"
۴۲	۸	جانفرا	جانفزا
۵۰	۹	بچے کی محسوسات کا	بچے کے محسوسات کی
۵۳	آخری	بندہ شکر	بندہ ، شکر
۵۷	۲	مبتلا کو	مبتلا کے لیے
۵۸	۳	ہے	ہیں
۵۹	۴	انبیاء علیہم السلام	اُن
۶۱	۶	اس	ان
۶۳	۳	معلم الملکوت	معلم الملائکہ
۶۵	نیچے سے دوسری	فیض گستری ریاض	فیض گستری ، ریاض
۷۰	۱۰	خدانخواستہ	کبھی
۷۱	آخری	کیا پھیری	کیا پھیری ؟
۹۱	۷	کریم ہے	کریم ہیں
۹۲	۹	کہتا ہے	کہتا ہے
۹۹	۸	زائد جو	زائد ، جو
۱۰۴	۲	کسی سے کیا سروکار	تجھے کیا سروکار
۱۱۰	۳	نامعلوم	نہ معلوم
۱۲۱	۳	ابطال جھڑک	ابطال ـــــ جھڑک
۱۳۰	۲	اس	اُن

صفحہ	سطر	موجود عبارت	درست عبارت
۱۳۷	۶	اور آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اس کے ہاتھ میں ہیں	" اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں۔"
۱۴۶	۱	جانفرا	جانفزا
۱۴۸	۶	تیرا پیر	تیرے پیر
۱۵۷	۴	ہر مقام	کسی نہ کسی مقام
۱۷۰	۶	مجتنب / امجتنب	مُجتنب
۲۰۹		مقالہ نمبر ۴۲۳۶ کی بجلئے ۴۶۳۶ درست ہے۔ اس طرح صفحہ ۲۳۲ تک۔ جس پر نمبر ۴۲۷۰، دراصل ۴۶۷۰ ہے۔	
۲۲۸	۱	بندوں کے	بندوں کو ان کے
۲۴۱		مقالہ نمبر ۴۲۸۸ کی بجائے ۴۶۸۸ درست ہے۔ اسی طرح صفحہ ۲۵۶ تک جس پر ۴۳۰۸ کی بجائے ۴۷۰۸ درست نمبر ہے۔	
۲۷۳		مقالہ نمبر ۴۳۲۱ کی بجائے ۴۷۳۱ درست ہے۔ اسی طرح صفحہ ۳۳۶ تک۔ جس پر ۴۳۸۰ کی بجائے ۴۷۹۰ درست نمبر ہے۔	
۳۷۷		مقالہ نمبر ۴۸۲۰ کی بجائے ۴۸۳۲ درست نمبر ہے اسی طرح صفحہ ۴۱۶ تک۔ جس پر ۴۸۷۴ کی بجائے ۴۸۸۶ درست ہے۔	
۳۹۲	۲	ہونے کو ہوتی ہے	ہونے لگتی ہے
۴۰۴	۳	مستغنی • بے نیاز	مستغنی و بے نیاز
۴۲۵		مقالہ نمبر ۴۸۸۸ کی بجائے ۴۹۰۰ درست ہے۔ اس طرح صفحہ ۴۴۰ تک۔ جس پر ۴۸۹۸ کی بجائے ۴۹۱۰ درست ہے	
۴۳۴	۴	کان خلقه القرآن	خُلُقُهٗ کَانَ اَلقُراٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

قُل

عشقُ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

مذہبی وحبہ ملتی

وطاعتہ منزلی !

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا
مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العٰلمین ط

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ

وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادِ کَلِمَاتِکَ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ

مکشوفاتِ

منازلِ اِحسانؒ

المعروف بہ

مقالاتِ حکمت

دارُالاِحسان

ابوانیس مُحمّد برکتؒ علی لودھیانوی،

المقام النّجاف الصّحاف لمقبول المصطفین ○ دارُالاِحسان فیصل آباد پاکِستان